﴿......اِنّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يؤتِيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰى اَن يَبعَثَكَ رَبكَ مَقامًا محمودًا﴾ (بنی اِسرائیل:٨٠)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۳۰؍جنوری ۱۹۹۸ء شمارہ ۵

یکم؍شوال ۱۴۱۸ہجری ☆ ۳۰؍صلح ۱۳۷۷ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے

"سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔ وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گندے گناہوں سے ملوث ہے وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کر سکتا اور اپنی پاک دامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دنیوی معاملات میں ہی غور کر کے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذرا سی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں۔ یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنا حساب صاف رکھے اور خدا سے معاملہ درست رکھے۔ خدا کو راضی کرے پھر کسی سے خوف نہ کھائے اور نہ کسی کی پرواکرے۔ ایسے معاملات سے پرہیز کرے جن سے خود ہی مورد عذاب ہو جاوے مگر یہ سب کچھ بھی تائید غیبی اور توفیق الٰہی کے سوا نہیں ہو سکتا۔ صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل شامل حال نہ ہو۔ خُلِقَ الانسانُ ضعیفا (النساء: ۲۹) انسان ناتواں ہے۔ غلطیوں سے پُر ہے۔ مشکلات چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ پس دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے اور تائیدات غیبی اور فضل کے فیضان کا وارث بنادے"۔

(ملفوظات جلد پنجم، طبع جدید صفحہ ۵۴۳)

روزے کا مقصد نماز ہے اور نمازوں کی حالت کو درست کرنا ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۶؍جنوری ۱۹۹۸ء)

لندن (۱۶؍جنوری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت ﴿وَاِذا سَالَكَ عِبادى عَنّى..........الخ﴾ تلاوت کی اور فرمایا کہ اس آیت کریمہ کے متعلق خطبات کا سلسلہ جاری ہے۔ حضور نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان کے دن جو تیزی سے گزر رہے ہیں یہ دن اب تھوڑے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر تم جلدی میری باتوں کی طرف توجہ کرو گے تو میں قریب کھڑا ہوں، فوری جواب ملے گا۔ حضور نے فرمایا لیکن یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ آیت ہمیشگی کا مضمون رکھتی ہے لیکن رمضان میں قرب کا جو مضمون ملتا ہے وہ اور کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ کے حوالہ سے رمضان کے مختلف فضائل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ روزہ دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔ جو شخص اللہ کے چہرہ کی خاطر، اللہ کی توجہ اپنی طرف کرنے کی خاطر، اس نیت سے روزہ رکھتا ہے تو جسے اللہ تعالیٰ کا چہرہ نصیب ہو جائے ناممکن ہے کہ وہ چہرہ آگ دیکھ سکے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو ایمان اور احتساب کے ساتھ روزے رکھتا ہے اس کے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ احتساب کے معنی محاسبہ کے ہیں۔ یہ احتساب ہی ہے جو انسان کو ایسا پاک صاف کر سکتا ہے کہ گویا اس کی ماں نے اسے نیا جنم دیا ہے۔

حضور نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات بھی پیش فرمائیں جن میں رمضان کی فضیلت کا ذکر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے میں کھانے میں زیادتی رمضان کا حق ادا نہیں کرتی بلکہ نسبتاً کمی اس کا حق ادا کرتی ہے۔ روزہ کا زور جسم پر ہے نماز کا روح پر ہے۔ نماز میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس لئے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی ہو جاتی ہے۔ مگر ان کے کشوف کا بنی نوع انسان کی بھلائی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ کبھی دنیا میں کسی مذہب کے جوگیوں نے بنی نوع انسان کی روحانی حالت تبدیل نہیں کی۔ روزے کا مقصد نماز ہے اور نمازوں کی حالت کو درست کرنا ہے۔ پس اگر روزے میں نمازیں نہ سنوریں تو روزہ بے کار ہے۔ اگر روزے میں نمازیں سنور جائیں تو روزہ نمازوں کا معراج اور نمازیں روزے کا معراج بن جاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جن لوگوں نے نیکیوں سے بچنے کیلئے، مالی قربانیوں سے بچنے کے لئے بہانے بنائے وہ اتنی مصیبتوں میں پھنس گئے کہ ان میں دھنس گئے۔ پھر جب انہوں نے عہد کیا کہ آئندہ سے کوئی بہانہ نہیں کریں گے تو ان کی زندگیاں بدل گئیں۔ جب وہ خدا کے لئے مشقت قبول کرنے کے لئے آگے بڑھے تو اللہ تعالیٰ خود ان کی راہوں کو آسان فرما دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج کے رمضان میں یہ عہد کریں کہ خدا کی خاطر مشقتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ مشقت ہے ہی نہیں۔ جو اس کی خاطر خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔

☾☾☾......☾☾☾

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ رمضان المبارک کے ایام میں مسجد فضل لندن میں حضور ایدہ اللہ روزانہ (ماسوائے جمعۃ المبارک کے) قرآن مجید کا درس ارشاد فرماتے ہیں جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر ہوتا ہے۔ ذیل میں درس القرآن کی ان پاکیزہ عالمی مجالس کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۱۰؍جنوری ۱۹۹۸ء:

حضور انور درس القرآن نمبر ۹ کے لئے مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا آپ سب کو رمضان کے نئے عشرے کا پہلا دن اور مباہلے کے سال کے دم پچھلے سال کا پہلا دن مبارک ہو۔

آج بھی سورۃ النساء کی آیت ۶۰ کا درس جاری رہا۔ حضور نے مختلف مفسرین کی بیان کردہ تفاسیر کا ذکر فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی تفسیر کا ذکر بھی فرمایا اور فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اس مضمون پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ "اُولی الاَمرِ مِنکُم" کی اطاعت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو آپ کے ہم مذہب ہوں صرف ان امراء کی اطاعت کریں۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ جو بھی تم پر حاکم مقرر ہو اس کی اطاعت واجب ہے۔ اگر حاکم وقت ظالم ہے تو اختلاف کے باوجود اطاعت کرو اور معاملہ اللہ پر چھوڑ دو۔ حضور انور نے یہاں حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال کی وضاحت نہایت احسن طریق پر فرمائی کہ حضرت یوسفؑ نے باوجود اعلیٰ اختیارات کے ملکی قوانین سے انحراف نہ کیا۔ گورنمنٹ خواہ کافر بھی ہو اس کی اطاعت ضروری ہے۔ ایک دلچسپ حدیث حضور انور نے یہ بیان فرمائی کہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اگر ایسے حاکم مقرر ہوں جو اپنے حق لے لیں اور ہمارے حق نہ دیں تو پھر؟۔ آنحضورؐ نے جواب نہ دیا اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اور وحی کے منتظر ہوئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا ان کی باتیں سنو اور ان کی اطاعت کرو۔ وہ اپنے کئے کی جزا پائیں گے اور تم اپنے کئے کی۔ حضور نے فرمایا کہ اس میں کسی مذہب کا ذکر نہیں۔ ہر ایک کو اس ملک کے آئین کی اطاعت کا حکم ہے جسے وہ اپنے رہنے کے لئے اختیار کرتا ہے۔

روحانی اولوالامر وہ ہے جس کا امر عملاً چھا کر ثابت کر دیتا ہے کہ اس کا فیصلہ اٹل ہے ایسے اولوالامر کا فیصلہ خدا اور رسول کے مطابق ہوتا ہے۔ وہ اللہ سے حکم لیتا ہے اور آگے آنحضرت ﷺ کے فرمودات کو جاری کرتا ہے اس لئے اس سے روگردانی ممکن ہی نہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی"۔ حضور نے فرمایا ہر وہ شخص جسے الٰہی نظام میں کوئی عہدہ دیا جائے اس کی نافرمانی دراصل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی بن جاتی ہے۔ ایک اور حدیث کے مطابق چھوٹے سے چھوٹے عہدیدار کا حکم ماننا بھی ضروری ہے۔

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہر ایک پر سننا اور اطاعت کرنا فرض ہے سوائے معصیت کے حکم کے۔ اگر معصیت کا حکم ملے تو کوئی سماعت اور اطاعت نہیں۔ جس بات میں خالق کی معصیت ہوتی ہے اس میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہوگی۔ یعنی فطرت انسانی اس معاملے میں ٹھیک فیصلہ دے گی اگر بدنیتی نے اسے داغدار نہ کر دیا ہو۔

مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے پانچ نہایت اہم باتوں کا حکم فرمایا: ۱......جماعت کے ساتھ رہو۔ ۲......امام وقت کی باتیں سنو اور ان کی اطاعت کرو۔ ۳......دین کی خاطر وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دو۔ ۴......اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ ۵......جو اس راستے سے ذرہ بھی الگ ہو اس سے گلوخلاصی کر لو۔

حضور نے فرمایا کہ یہی باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تفصیل کے ساتھ جماعت سے کہیں اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی ہے کہ جب وہ یہ باتیں کہے گا تو وہ میری باتیں کہے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج صرف ہماری ایک جماعت ہے جسے دین کی خاطر وطن چھوڑنا پڑتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ۱۴۰۰ سال پہلے کیسی محبت سے فرمایا دین کی خاطر وطن چھوڑ دو اور جہاد کبیر کرو، جو احمدی کر رہے ہیں۔

اتوار، ۱۱؍جنوری ۱۹۹۸ء:

آج درس القرآن نمبر ۱۰ میں بھی "اَطیعُوا اللهَ وَ اَطیعُوا الرَّسولَ وَ اُولی الاَمرِ مِنکُم" کی تفسیر جاری رہی۔ حضور انور نے فرمایا کہ

باقی صفحہ ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

عید الفطر۔ تکبیر و تہلیل اور تشکر کا دن

رمضان کا نہایت ہی مقدس مہینہ اپنے ساتھ مخصوص غیر معمولی رحمتوں اور برکتوں سے مومنین کو فیضیاب کرتے ہوئے ہم سے رخصت ہوا اور آج عید کا مبارک روز ہے۔ خدا کے وہ بندے جو پورا ایک ماہ اس کے حکم کے تابع، اس کی مرضی کے موافق، ہر روز ایک معین وقت کے لئے کھانے پینے اور دیگر جائز اور حلال چیزوں کے استعمال سے رکتے رہے آج اُس عدت کے پورا ہونے پر، اُسی کے حکم سے رمضان کے روزے ختم کر کے عید الفطر منا رہے ہیں۔ اور اس بات پر خوش ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ایک فریضہ کی ادائیگی کی توفیق نصیب ہوئی۔ وہ پُرامید ہیں کہ مولا کریم اپنے بے پایاں فضل اور رحم کے ساتھ اُن کی اُن تمام مناجات کو شرف قبولیت بخشے گا جو مناجات انہیں رمضان کے خصوصی ایام میں اُس کے حضور پیش کرنے کی توفیق اور سعادت عطا ہوئی۔

عام طور پر لوگ خیال کرتے ہیں کہ مسلمان عید الفطر کی خوشی اس لئے مناتے ہیں کہ رمضان کے روزوں کی بھوک، پیاس اور دوسری خصوصی پابندیوں کی قید سے نجات ملی اور اب وہ آزاد ہیں کہ جو چاہیں کریں اور جس طرح چاہیں کھانے پینے اور دیگر امور میں تمام شرعی حدود و قیود کو پھلانگتے پھریں۔ یہ تصور جاہلانہ تصور ہے اور رمضان اور روزہ کی حقیقی غرض وغایت سے عدم واقفیت پر دلالت کرتا ہے۔ اس قسم کے تصور کے حامل مسلمان ہی ہیں جن کے روزے ان کی زندگیوں میں ذرہ بھر بھی پاک تبدیلی نہیں کرتے کیونکہ ان کا روزہ محض بھوکا اور پیاسا رہنے کی حد تک ہوتا ہے اور وہ ایک رسم کے طور پر اسے رکھتے ہیں۔ چنانچہ اگر آپ اپنے ماحول میں ایسے لوگوں کی زندگی پر، ان کی سوسائٹی پر، ان کی معاشرتی زندگی پر نظر ڈال کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ عملاً وہ رمضان میں بھی ایسے بہت سے افعال قبیحہ کے مرتکب ہوتے رہے ہیں جن سے خدا تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اور اُن افعال کے مرتکبین کے لئے خدا کے کلام میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔

جہاں تک جماعت احمدیہ مُسلمہ کا تعلق ہے تو ہماری عید کی خوشی اس وجہ سے ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ توفیق بخشی کہ اُس کے حکم سے، اُس کی رضا کی خاطر روزے رکھیں۔ اس لئے آج ہمارا افطار کرنا بھی اُسی کے حکم کے تابع ہے۔ ہماری حقیقی خوشی خدا کے حکموں کی اطاعت و فرمانبرداری میں مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عید کی خوشی میں ہم بعض دیگر مسلمانوں کی طرح فضول، لغو اور بیہودہ ناچ گانے کی مجالس یا پُر تعیش دعوتوں میں منہمک نہیں ہوتے بلکہ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا منشاء ہے ہماری توجہ خدا کی تکبیر و تحمید اور اس کے ذکر اور شکر کی طرف پہلے سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں مومنین سے ایسی ہی خوشی منانے کی توقع رکھی گئی ہے۔ چنانچہ جہاں رمضان کے روزوں کی فرضیت کا حکم دیا گیا اور روزے سے متعلق مختلف احکامات بیان فرمائے گئے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَلِتُكملوا العِدّة ولتكبّروا الله علىٰ ما هداكم و لعلكم تشكرون"۔ (البقرہ: ۱۸۶) یعنی اس حکم کی غرض یہ ہے کہ تم ایک مقررہ عِدّت کو پورا کرو اور اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم شکر کرو۔

پس بہت ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ کی منشاء کے مطابق، اُس کی رضا کی خاطر روزوں کی عدّت پورا کرنے کی توفیق عطا ہوئی اور اس سعادت کے ملنے پر وہی ہیں جو خوشی کے جذبات سے معمور اللہ کی تکبیر کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ہدایت بخشی اور اپنی رضا کی راہیں ان کے لئے کھولیں اور ان پر چلنے کی ہمت اور طاقت بخشی۔ چنانچہ رمضان میں ملنے والی سعادتوں پر نظر کرتے ہوئے ان کے دل حمد اور شکر سے لبریز ہیں۔ اور الله اکبر، الله اکبر، لا اله الا الله، والله اکبر، الله اکبر ولله الحمد کے پاکیزہ ورد سے مومنوں کی زبانیں تر ہیں۔ آیئے اس نہایت عظمت رکھنے والے خدا تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی توحید اور اس کی حمد کے ذکر کو اس میں پنہاں معانی و مطالب میں ڈوبتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے بلند کریں اور اس کی تکبیر کرتے ہوئے اور سجدات شکر بجالاتے ہوئے عید کے ان ایام کو گزاریں کہ اُس کا وعدہ ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

ہماری حقیقی عید اور سچی خوشی اس بات میں ہے کہ ساری دنیا ہمارے ساتھ مل کر خدا تعالیٰ کی تکبیر اور تحمید کے گیت گائے۔ پس اے خدا تو ہمیں اپنی آنکھوں سے وہ دن دکھا کہ ساری دنیا تیری تکبیر اور توحید اور حمد کے ترانوں سے گونجنے لگے۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کی زیر قیادت ہم سب کو اس عظیم الشان عالمی مہم کے سلسلہ میں اپنے فرائض کی بطریق احسن بجا آوری کی توفیق بخش۔ لوگوں کے دلوں پر خود الہام فرما کہ وہ سچائی کو دیکھیں اور اسے قبول کریں۔ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحدَهٗ لا شَرِيكَ له . لهُ المُلكُ وَلهُ الحَمدُ وَهوَ علىٰ كُلِّ شَيءٍ قَدِير:

اداره الفضل کی طرف سے
تمام قارئین الفضل انٹرنیشنل کو
عیدالفطر مبارك هو

"ہو گیا آخر نمایاں فرق نور و نار کا"

(کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا)

جب دلِ صافی میں اترا عکس رُوئے یار کا
بن گیا وہ بہرِ عالم آئینہ ابصار کا
جس نے دیکھا اس کو اپنی ہی جھلک آئی نظر
مدتوں جھگڑا چلا دنیا میں "نُور و نار" کا
خوب بھڑکی آگ عالم بن گیا "دارالفساد"
ابتدا سے کام ہے "ہیزم کشی" اشرار کا
پر خدا سے ڈرنے والے کب ڈرے اغیار سے
بڑھ کے کب آگے قدم پیچھے ہٹا اخیار کا
سب سے افضل تھے مگر اصحابِ ختم المرسلیں
خلق میں کامل نمونہ عشق کے کردار کا
نرغۂ اعداء میں گھر کر بھی نہ "ڈر" جانا کبھی
خواہش اِعلائے حق تھی شوق تھا دیدار کا
کر دیئے سینے سپر مرتے گئے بڑھتے گئے
منہ پھرایا کفر کے ہر لشکرِ جرّار کا
آسماں شاہد ہے ہاں اب تک زمیں کو یاد ہے
کانپ جانا نعرہ تکبیر سے کفار کا
عشق میں تحلیل روحیں چُور زخموں سے بدن
سایہ شمشیر میں پیغام دینا یار کا
ابر رحمت ہو کے جب سارے جہاں پر چھا چکے
کہہ دیا شیطاں نے ہنس کر "زور تھا تلوار کا"
پھر نئی صورت میں ظاہر جلوہ جاناں ہوا
نور پھر اترا جہاں میں "مبدءِ الانوار" کا
چن لیا اک عاشق خیرالرسل شیدائے دیں
جس کی رگ رگ میں بھرا تھا عشق اپنے یار کا
حکم فرمایا "قلم تھامے ہوئے میداں میں آ"
صفحہ قرطاس سے رَدّ کر عدُو کے وار کا
پھینک کر شمشیر و خنجر آج دنیا کو دکھا
جذبِ صادق رعبِ ایماں عاشقانِ زار کا
"گالیاں کھا کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو"
روز دل پر تیر کھاؤ حکم ہے دلدار کا
ایک دن تو سب نے مرنا ہے یہ کچھ مشکل نہیں
دن میں سو سو بار مرنا کام ہے ابرار کا
نوکِ خامہ سے سلجھتی گتھیاں دیکھا کئے
خوب تار و پود بگڑا دجل کی سرکار کا
جھوٹ کے منہ سے اترنے جب لگی پھٹ کر نقاب
ہو گیا دشوار سینا اس کے اِک اِک تار کا
سانپ کی مانند بل کھاتا ہے ابلیسِ لعیں
دیکھ کر رنگِ جمالی احمدِ مختار کا
حق و باطل میں کرے گی چشمِ بینا امتیاز
ہو گیا آخر نمایاں فرق "نور و نار" کا

(درعدن)

مسائل عید الفطر

(عبدالماجد طاہر۔ لندن)

ماہ رمضان کے گزرنے پر یکم شوال کو روزوں کی برکات حاصل کرنے کی توفیق پانے کی خوشی میں عید الفطر منائی جاتی ہے۔ نماز عید کا اجتماع ایک رنگ میں مسلمانوں کی ثقافت اور دینی عظمت کا مظہر ہوتا ہے اس لئے مرد و عورت اور بچے سب شامل ہوتے ہیں۔

☆......حضرت امّ عطیہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ارشاد فرماتے تھے کہ ہم عیدین کے دن سب لوگ عورتیں، بچے عید پر جائیں۔ یہاں تک کہ حائضہ عورتوں کو بھی عید اور اس کی دعامیں شامل ہونے کا حکم ہوتا البتہ وہ نماز میں شامل نہیں ہوتی تھیں۔ بلکہ اتنا تاکیدی ارشاد اس بارہ میں فرمایا کہ اگر کسی لڑکی کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو وہ کسی سہیلی سے مانگ لے اور عید پر ضرور جائے۔(بخاری و مسلم، کتاب العیدین)

آنحضرتؐ کیسے عید مناتے تھے

عید کے اس بابرکت تہوار کے لئے بھی آنحضرت ﷺ نے آداب سکھائے اور ہدایات دیں۔ عید کے دن آنحضرت ﷺ خاص صفائی کا اہتمام فرماتے۔ غسل فرماتے، مسواک اور خوشبو کا استعمال کرتے اور صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے۔ اگر میسر ہو تو نئے کپڑے پہنتے۔ مسلمانوں کے اس قومی و مذہبی تہوار میں شمولیت کے لئے آنحضرت ﷺ خاص تحریک فرماتے تھے۔

☆...... آنحضرت ﷺ عید الفطر کے روز صبح کچھ طاق عدد میں کھجوریں تناول فرما کر عید پر جاتے تھے۔ البتہ عید الاضحیٰ کے دن آپ قربانی کے گوشت سے کھانا شروع کرتے تھے۔ آپؐ کا معمول تھا کہ ایک راستے سے عیدگاہ تشریف لاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لے جاتے تاکہ مسلمانوں کے تہوار کی عظمت لوگوں پر ظاہر ہو اور باہم ملاقات اور خوشی کے زیادہ مواقع میسر آئیں۔ اور دونوں راستوں پر آباد لوگ آپؐ کی برکت حاصل کر سکیں۔

☆...... عید کے دن کھیل اور ورزشی مقابلے بھی ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ عید کے موقع پر اہل حبشہ ڈھال اور برچھی سے اپنے کھیل اور مہارت کے فن دکھاتے۔ شاید میں نے آنحضرتؐ سے کہا یا آپؐ نے خود فرمایا کہ کیا ان کے کھیل کرتب دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا ہاں! تب آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اس طرح کہ میرا رخسار آپ کے رخسار کے ساتھ تھا۔ آپؐ کھیلنے والوں کا خوب حوصلہ بڑھاتے رہے۔ پھر میں خود ہی تھک گئی تو آپؐ نے مجھے فرمایا بس کافی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا تو جاؤ۔

☆...... حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ عید کے دن انصار کی دو لڑکیاں میرے پاس بیٹھی جنگ بعاث کے نغمے سنا رہی تھیں۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو آپ بستر پر آکر دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے تو ان لڑکیوں کو گاتے دیکھ کر مجھے ڈانٹا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی گانا؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابوبکرؓ ہر قوم کی عید کا ایک دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے۔

☆......اچھے کھانے، خوبصورت کپڑے اور کھیل کود تو ظاہری خوشی کے اظہار کے طریقے ہیں۔ ایک مسلمان کی حقیقی خوشی اور سچی عید تو یہ ہے کہ اس کا خدا اس سے راضی ہو جائے۔ اس لئے تیس دن کے روزے رکھنے کے بعد عید کے روز مسلمان خدا تعالیٰ کے شکرانہ کے طور پر دو رکعت نماز عید بھی ادا کرتے ہیں۔ عید کی دو رکعت نماز کسی بھی کھلے میدان یا عیدگاہ میں زوالِ شمس سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ حسب ضرورت عید کی نماز جامع مسجد میں پڑھی جا سکتی ہے۔ عید کی نماز باجماعت ہی پڑھی جا سکتی ہے اکیلے جائز نہیں۔

☆......احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ عیدین کے موقع پر عیدگاہ تشریف لے جاتے اور سب سے پہلا کام یہ کرتے کہ نماز شروع فرماتے۔ نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ حضورؐ ان کو وعظ و نصیحت فرماتے، ضروری احکام کا اعلان فرماتے اور پھر اس سے فارغ ہو کر گھر واپس جاتے۔

☆......عید کے خطبہ میں عورتوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے اور ان تک آواز پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو امام علیحدہ طور پر بھی عورتوں کو خطاب کر سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ایک عید کا خطبہ دیا اس کے بعد آپ عورتوں کی صفوں کے پاس تشریف لائے۔ حضرت بلالؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے ان کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ خاوندوں کی اطاعت کی اور زبان درازی سے بچنے کی تلقین فرمائی اور صدقہ دینے کی تحریک کی۔ حضورؐ کی اس تحریک پر عورتیں ہاتھوں، کانوں اور گلے کے زیور اتار اتار کر حضرت بلالؓ کی چادر میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد رسول اللہؐ واپس تشریف لائے۔

☆......نماز عید میں نہ تکبیر ہوتی ہے نہ اذان۔ نماز عید کا وقت سورج کے نیزہ بھر آسمان پر جانے کا ہے۔ موسم کے حالات کے لحاظ سے عید کا وقت لوگوں کی سہولت کو مد نظر رکھ کر مقرر کرنا چاہئے۔ عام طور پر عید الفطر نسبتاً تاخیر سے اور عید الاضحیٰ جلدی پڑھی جائے یہی سنت ہے۔

☆......نماز عید کی دونوں رکعات میں بلند آواز سے قراءت کی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ جب مسجد میں پہنچتے تو اذان و اقامت کے بغیر ہی نماز شروع فرما دیتے اور سنت یہی ہے کہ ان میں سے کوئی نفل نہ کیا جائے۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ جب عیدگاہ پہنچتے تو عیدگاہ سے قبل کوئی نفل وغیرہ نہ پڑھتے اور نہ بعد میں پڑھتے اور خطبہ سے پہلے نماز شروع کرتے۔ پہلی رکعت میں سات مسلسل تکبیریں کہتے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان ایک ہلکا سا وقفہ ہوتا۔ تکبیرات کے درمیان آپؐ سے کوئی مخصوص ذکر مروی نہیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔ جب تکبیریں ختم فرماتے تو قراءت شروع کرتے۔ یعنی سورہ فاتحہ پھر اس کے بعد سورہ ق و القرآن المجید، ایک رکعت میں پڑھتے اور دوسری رکعت میں اقتربت الساعة وانشق القمر پڑھتے۔ بسا اوقات آپؐ دو رکعتوں میں سبح اسم ربك الاعلی اور هل اتٰك حديث الغاشية پڑھتے۔ جب قراءت سے فارغ ہو جاتے تو تکبیر کہتے اور رکوع میں چلے جاتے۔ پھر ایک رکعت مکمل کرتے اور سجدہ سے اٹھتے۔ پھر پانچ بار مسلسل تکبیریں مکمل کر لیتے تو قراءت شروع کر دیتے۔ اس طرح ہر رکعت کے آغاز میں تکبیریں کہتے اور بعد میں قراءت کرتے۔

☆...... آنحضرت ﷺ جب نماز مکمل کر لیتے تو فارغ ہونے کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے، لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے تو آپؐ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے۔ عیدگاہ میں کوئی منبر نہ تھا جس پر چڑھ کر وعظ فرماتے ہوں نہ مدینہ کا منبر یہاں لایا جا سکتا تھا بلکہ آپؐ زمین پر کھڑے ہو کر تقریر کرتے۔

☆...... حضرت جابرؓ بتاتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ عید کے دن نماز میں حاضر ہوا تو آپؐ نے خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔ اس سے فارغ ہو کر حضرت بلالؓ کے کندھے کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے اور اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا۔ اس کی اطاعت کی رغبت دلائی اور نصیحت کی اور پھر انعامات خداوندی وغیرہ یاد دلائے۔ پھر آپؐ خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت کی۔

☆...... حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے آ گئے۔ آپؐ نے نماز عید پڑھائی اور پھر فرمایا عید کی نماز جمعہ کا بدل ہے اس لئے اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے نہ آنا چاہے تو اسے اجازت ہے۔ البتہ ہم انشاء اللہ وقت پر جمعہ پڑھیں گے۔(سنن ابن ماجه الجزء الاول كتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها. باب ما جاء فيما اذا اجتمع العيدان فی يوم)

اگر عید کی نماز پہلے دن زوال سے پہلے نہ پڑھی جا سکے تو عید الفطر دوسرے دن اور عید الاضحیہ تیسرے دن زوال سے پہلے پڑھی جا سکتی ہے۔

نفلی روزے۔ شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے چھ روزے رکھے اس کا اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔(مسلم كتاب الصيام، باب استحباب صوم ستة ايام من شوال)

نفل وہ زائد عبادت ہے جو بندہ خوشی سے اپنے مولا کو راضی کرنے کے لئے بجا لاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بندہ کی نفلی عبادت سے بہت خوش ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ برابر میرا قرب حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔(بخاری)

نفلی روزوں کا بھی بہت ثواب ہے جو مختلف مواقع پر آنحضرت ﷺ نے نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے بیان فرمایا۔ چنانچہ حدیث مذکورہ بالا میں رمضان کے تیس روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا اور اس کا ثواب سال بھر کے روزوں کے برابر بتایا۔ حساب کی زبان میں اس میں یہ سرّ ہے کہ ایک نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ دس گنا عطا فرماتا ہے اور ۳۶ روزوں کا ثواب ۳۶۰ دنوں کے برابر بنتا ہے جو قریباً ایک سال کا عرصہ ہے۔ لیکن اصل حکمت رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ شوال کے نفلی روزوں میں نیکی کا تسلسل ہے اور اس امر کی تربیت ہے کہ رمضان کا مجاہدہ اور اس کی عبادات صرف ایک مہینہ تک محدود نہ رہیں بلکہ سارے سال پر پھیل جائیں اور رمضان کے علاوہ باقی ایام میں بھی ان نیکیوں کی عادت رہے۔ اور ظاہر ہے جسے رمضان کے بابرکت مہینہ کا یہ نتیجہ حاصل ہو جائے اس کا سارا سال کیا سارا زمانہ اور ساری عمر رمضان ہے جس میں وہ رمضان کی برکتیں حاصل کرتا چلا جائے گا۔

ماہ رمضان کے اس تسلسل کو دوران سال جاری رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہے وہ صوم الدھر یعنی سال بھر کے روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔

☆......حضرت ابوہریرہؓ کو آنحضرت ﷺ نے جو تین وصیتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ ہر مہینہ میں تین نفلی روزے رکھنا۔ (ترمذی)

☆......حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا اے ابوذر! جب تم مہینہ میں سے تین دن کے روزے رکھنا چاہو تو ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخوں کے روزے رکھنا (ترمذی) لیکن ان تاریخوں کے علاوہ بھی آنحضرت ﷺ سے ہر مہینہ کے نفلی روزے رکھنے حضرت عائشہؓ کی روایت سے ثابت ہیں۔(ترمذی)

☆...... نفلی روزہ کے لئے رات کو نیت کرنا ضروری نہیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لا کر پوچھتے کہ ناشتہ کے لئے کوئی چیز ہے؟ میں کہتی کہ نہیں ہے تو آپؐ فرماتے اچھا میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

(ترمذی)

☆...... نفلی روزہ کھولنے کے لئے وہ کفارہ نہیں جو فرض روزے کا ہے۔ آنحضرت ﷺ ام ھانیؓ کے پاس تشریف لائے اور پانی منگوایا۔ حضورؐ نے پانی پی کر برتن ان کو واپس کیا تو انہوں نے حضورؐ کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر عرض کی کہ حضورؐ مجھے تو روزہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ قضا کا روزہ تو نہیں تھا۔ امّ ھانیؓ نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔ نیز فرمایا "نفلی روزے والا اپنے نفس کا خود امین ہوتا ہے چاہے تو روزہ پورا کرے چاہے افطار کرے"۔ (ترمذی)

لیکن اگر روزہ افطار کرے تو اس کے بدلے ایک روزہ رکھنا ہوگا۔

☆......☆......☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

اصل بات جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ مضمون بار بار بیان کرنا پڑا اور شرائط بیعت میں بھی شامل کیا۔ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف یہ علماء بار بار انگریزی حکومت کو کہتے تھے کہ یہ انگریزی حکومت کے لئے خطرہ ہے۔ اور اس پس منظر کا ذکر نہیں کرتے تھے کہ اسلام میں حکومت کی اطاعت کو اتنی اہمیت ہے کہ اسے شرائط بیعت میں داخل کیا گیا ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ مخبری بھی کرتے رہتے تھے کہ (نعوذ باللہ) وہ مفسد اور باغی ہے اور اپنے آپ کو مہدی کہتا ہے اور مہدی نے تو ہونا ہی خونی ہے اس لئے کل یہ اپنے پر پرزے نکالے گا۔ حالانکہ خود اس وقت کے کئی علماء بھی یہ کہتے تھے کہ عہد و امن والوں سے لڑنا جہاد نہیں ہے۔ علامہ اقبال نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف زبان کھولی اور کہا کہ ہمیں غلام نبی منظور نہیں۔ میں نے کہا تو پھر حضرت یوسفؑ کا بھی انکار کرو کیونکہ دین الملک کے ماتحت تھے۔ تو اقبال کو تو یہ جواب ہے کہ سورۃ یوسف پڑھو۔ اگر مسیح موعودؑ کا انکار ہے تو حضرت یوسفؑ کے بھی منکر ہو گے۔ اور اگر حضرت یوسفؑ کو مانو گے تو حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ماننا پڑے گا۔ اقبال تو اپنا سر انگریزی حکومت پر قربان کرنے کو تیار تھے اور ایک شعر میں "میرا سر قبول ہو" کہہ کر "Sir" کا خطاب حاصل کر لیا۔ ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر مرثیے میں انہیں "سایہ خدا" سے تعبیر کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ گورنمنٹ اولی الامر میں شامل نہیں تو یہ صریح غلط ہے۔ نیز جو ہمیں مذہبی آزادی دیتا ہے اور ہماری مخالفت نہیں کرتا اس کی بات ماننی چاہئے کیونکہ یہ دار الامن ہے دار الحرب نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے بعض احادیث نبویؐ کے حوالہ سے اس مضمون کو کھول کر بیان فرمایا۔

آیت ۶۱ کی تلاوت کے بعد اس کی تفسیر میں لفظ زعم کے معنی بتائے کہ زعم وہ بات ہے جس کے جھوٹے ہونے کا گمان ہو۔ یتحاکمُون الی لطّاغوت کے سلسلے میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی انگریزوں سے رابطہ نہ رکھا۔ اس کے برعکس ان کے مذہبی عقائد پر کھل کر بحث کی کہ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ انگریز ہم پر حاکم ہے اس لئے مذہب میں بھی وہ ہمارا مددگار ہے۔ مدح انصاف کے معاملے میں کی اور سب مسلمانوں پر فرض ہے لیکن جہاں دین کا معاملہ تھا وہاں جس طرح آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کو صاف صاف فرما دیا تھا۔ اسی طرح سے آپ نے انگریزوں کو دجال کہا اور اس دجالیت کے اثر کو دور کرنے کے لئے پیشگوئیاں کیں اور فرمایا کہ سلطنت برطانیہ میں ۸ سال کے بعد آثار ضعف اور اضمحلال ظاہر ہونگے۔ جس جہاد کی آپ کو توفیق ملی اس کا ہزارواں حصہ بھی ان مولویوں کے نصیب میں نہیں آیا۔ اس کے برعکس مولویوں نے انگریزوں کو حاکم مانا۔ اور ان کے مصنوعی خدا کو زندہ مانا جسے باطل ثابت کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسباب نزول آیات کے سلسلہ میں مفسرین کے قصے کہانیاں بعض دفعہ بالکل قابل قبول نہیں ہوتیں۔ قرآن مجید اپنے اسباب نزول خود بیان کرتا ہے۔ قرآن کی آفاقی حیثیت کو اگر آپ حادثاتی واقعات پر چسپاں کر لیں تو یہ قرآن پر ظلم ہوگا۔ میں اس موضوع پر کسی اور درس میں بحث اٹھاؤں گا۔

سوموار، ۱۲/ جنوری ۱۹۹۸ء :

آج درس نمبر ۱۱ میں حضور انور نے فرمایا کہ آج کی زیر نظر سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۲ کے بارے میں علماء نے بہت کچھ لکھا ہے لیکن مختصر ذکر کے بعد آگے بڑھتے جائیں گے۔ آیت نمبر ۶۲ میں یہ بیان ہے کہ منافقین مشورے کے لئے تیرے پاس آنے سے رکتے ہیں جیسا کہ "لَوَّوا رُؤُوسَهم" میں بھی ذکر آچکا ہے لیکن کہیں اس بات کا اشارہ نہیں ملتا کہ ان وجوہات کی بنا پر ان کی گردن زدنی کرو بلکہ استغفار کا موقعہ چھوڑا ہے۔ اس سلسلے میں حضور انور نے مختلف علماء کی توجیہات بیان فرمائیں اور بتایا کہ شیعوں نے تو ظلم سے کام لیتے ہوئے عجیب و غریب روایات بیان کی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت کا تعلق صرف آنحضرت ﷺ کے وقت کے لوگوں کے ساتھ نہیں بلکہ سارے زمانے کے ساتھ ہے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوتا رہے گا یعنی لوگ دینی نظام جو اللہ و رسول کا نظام ہے اس سے ہٹ کر اس حکومتی نظام کی طرف رجوع کریں گے جو طاغوتی نظام ہے۔ اس آیت کی صحت میں آج بھی پیش آنے والے واقعات کا حکم دائمی ہے جو ہم اپنی آنکھوں سے آئے دن مقدمات میں دیکھ رہے ہیں۔ جب دونوں فریق یہ سمجھتے ہیں کہ فیصلہ ہماری خواہش کے مطابق نہیں ہوگا تو وہ نظام جماعت کو چھوڑ کر مقدمہ بازی کی طرف جاتے ہیں اور اتنا نقصان اٹھاتے ہیں کہ سب کچھ ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ پھر جماعت کی طرف رجوع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے تو جماعت کو مشکل سے بچانے کے لئے ایسا کیا تھا۔ اس لئے اب آپ ہمارا فیصلہ کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس صورت حال میں میری ہدایات یہ ہوتی ہیں کہ اب آپ نے کچھ نہیں کرنا۔ حضور نے مزید فرمایا کہ کل ہی ایک خط آیا ہے کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان ہے، آپ پر ایمان ہے لیکن نظام جماعت پر اعتماد نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ نظام جماعت کو رد کر کے مجھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رد کرتے ہیں۔ امام شوکانیؒ نے آیت نمبر ۶۴ میں "بِما قدّمَت ایدِیهِم" کے بارے میں لکھا ہے کہ اپنے گناہوں کی وجہ سے وہ طاغوت کی طرف جانا پسند کرتے ہیں۔ یعنی گناہ کی وجہ سے وہ خدا کی بجائے شیطان کی طرف جانا پسند کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرا ذاتی فیصلہ یہ ہے کہ ان آیات کا انفرادی واقعہ سے تعلق نہیں۔ یہ جاری سلسلہ ہے۔ آج بھی ہے اور کل بھی اور اس آیت کو دوام حاصل ہے اور اس کا اثر چلتا ہے اور چلتا رہیگا۔

آیت نمبر ۶۴ میں یہ فرمان ہے کہ تمہارا کام یہ ہے کہ ان سے روگردانی کرو اور دخل اندازی نہ کرو اور ان سے ایسی بات کرو جو ان کے دل کی گہرائی میں اتر جائے اور وہ سمجھ کر دوبارہ نظام جماعت میں داخل ہو جائیں جو وعظ بلیغ کا مؤثر نتیجہ ہے۔

منگل، ۱۳/ جنوری ۱۹۹۸ء :

آج درس القرآن نمبر ۱۲ میں آیت نمبر ۶۵ "وما ارسلنامِن رسولٍ الّا لِیُطاعَ باذنِ الله" کا ذکر ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ ہر رسول کی اطاعت اذن اللہ کی وجہ سے کی گئی۔ حضرت آدم کی اطاعت اذن اللہ سے ہوئی ورنہ آدم کی اپنی کوئی حیثیت نہ تھی۔ آنحضرت ﷺ کو اس واجبیت کے علاوہ ایک اور وجہ فضیلت حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی مالکیت کا درجہ پہنایا ہے۔ مالک چونکہ فیصلے کرتے وقت زیادہ حقوق رکھتا ہے۔ اگر آپ کسی معین وحی کی طرف اشارہ نہ بھی دیں تب بھی آپ کے فیصلے کو اللہ ہی کا فیصلہ قرار دیا جائے گا یعنی وحی کا کسی معین فیصلے کے لئے نازل ہونا ضروری نہیں اور آنحضرت ﷺ کے سب فیصلے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ملکیت کی صلاحیت کے نتیجے میں ہیں۔ اور یہ پہلو آنحضرت ﷺ کا امتیاز ہے۔ آنحضرت ﷺ کی مکمل اطاعت کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ قضائی فیصلوں میں آنحضرت ﷺ کو حکم عدل ماننا ہوگا۔ جو اس پر عمل کریں گے خدا ان کو صراط مستقیم ضرور دکھائے گا۔

حضور انور نے فرمایا اس آیت میں دراصل توفیق کی بحث نہیں بلکہ رسول کے درجے کی بحث ہے۔ انبیاء گناہوں اور نافرمانیوں سے منزہ ہوتے ہیں کیونکہ یہ آیت ان کی مطلق اطاعت پر دلالت کرتی ہے۔ حضور نے شیعوں کی تفاسیر کا ذکر کرتے ہوئے ان کے غلط خیالات کا رد فرمایا۔

آیت نمبر ۶۷ میں ایک ایسے واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو گائے کے ذبح کرنے کے سلسلے میں پیش آیا۔ یہود نے جب نافرمانی کی تو سزا کے طور پر "فاقتلوا انفسکُم" یعنی اپنی انانیت اور نفس امارہ کو ذبح کرو کا حکم صادر ہوا۔ یہ حکم نہیں تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر دو۔

بدھ، ۱۴/ جنوری ۱۹۹۸ء :

آج درس القرآن نمبر ۱۳ میں سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۷ پر درس جاری رہا۔ حضور نے فرمایا کہ علماء گزشتہ کی تفسیر اس مفروضہ پر مبنی ہے کہ یہودی اپنی نافرمانی کی وجہ سے ایک دوسرے کو قتل کر دیں اور اسے چسپاں کرنے کی خاطر بڑا زور مارا ہے لیکن ان کو یہ حکم نہیں ملا تھا۔ ان علماء نے ٹھوکر کھائی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہود کو ان کی نافرمانی کے نتیجے میں سخت سزائیں دی گئیں جو تورات کا انداز ہے اور سزا کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے اوپر ساری چیزیں حرام کر لیں کیونکہ اس کے علاوہ وہ اپنے گناہوں کی پاداش سے بچ نہیں سکتے۔ چنانچہ سوائے چند کے جنہوں نے نفس کی سختی کو برداشت کیا باقی خدا کی نظر میں گنہگار ٹھہرے۔ یہاں پر اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے حوالے سے یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ یہ احسان والا رسول ہے۔ اس لئے ملکیت کے حوالے سے اسے نرمی کے سلوک کی ہدایت ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے معاملات میں تمام امور میں جہاں شریعت کا سختی کا پہلو موجود تھا اور اختیار کیا جا سکتا تھا ہمیشہ نرمی کا پہلو اختیار کیا۔ اس مضمون پر بے شمار احادیث روشنی ڈال رہی ہیں۔ اس لئے دیکھو کہ یہ کیسا عظیم الشان رسول ہے کہ تمہارے ساتھ نرمی کا پہلو اختیار کرتا ہے اس لئے اگر رسول اللہ کے دین کو حرز جان بنائیں تو ثبات قدم عطا ہوگا کیونکہ روزمرہ زندگی میں نرم تعلیم پر عمل کرنا آسان ہے۔

آیت نمبر ۶۸ میں ابن کثیر نے اجر سے مراد الجنۃ لیا ہے حالانکہ اجر کی تشریح اگلی آیت میں ہے یعنی اس صراط مستقیم کا ذکر ہے جو سورۃ الفاتحہ میں ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ تمام اوپر والی آیات تدریجاً آیت نمبر ۷۰ کی طرف لے جا رہی ہیں۔ چونکہ یہ علماء اس صراط مستقیم سے جس پر انسان نبی تک سفر کر سکتا ہے اس سے بچنا چاہتے ہیں اس لئے اسے By pass کر کے اسے جنت تک لے جاتے ہیں یعنی ان کے نزدیک یہ اجر وہ صراط مستقیم ہے جو قیامت کے میدان سے ہو کر گزرتا ہے۔ یہ ایک فرضی قصہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میری تشریح ان آیات کے تسلسل میں یہ ہے کہ اصل راستہ جو بطور اجر مراد ہے یہ ہے کہ جو لوگ بھی اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یہ آیت کھلم کھلا آیت خاتم النبیین کی تشریح کرتی ہے اور اس میں نبوت کے فیوض کو جاری کیا گیا ہے، روکا نہیں گیا۔

ہم آنحضرت ﷺ کا مرتبہ اور مقام، رحمتیں اور فضل کبھی بھی بند ہونے والا نہیں بلکہ جاری اور ساری رہنے والا مانتے ہیں۔ خاتم کے معنوں کی رو سے آپ کی مہر، نبوت عطا کرنے والی ہے۔ صرف ایک ہی نبی ہے جو تمام نبیوں کا مصدق ہے۔ یہ تصدیق دنیا میں کبھی کسی نے نہیں کی اور جو اس تصدیق میں شامل نہیں ہوتا وہ آپ سے کٹ گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ امت محمدیہ میں بہت سے مجدد، بزرگ، اولیاء، محدثین اور بزرگوں کا موازنہ جن میں تورات کی علامتیں ملتی ہیں، گزشتہ انبیاء سے کر کے دیکھیں کہ نبوت کی عظمت میں کون زیادہ ہے۔ لیکن ان تمام بزرگان نے کبھی بھی عالمی دعویٰ نہیں کیا۔ اب وہی نبوت، نبوت کہلائے گی جو سارے جہانوں کو زیر نگیں کرنے والی "لِیُظهِرهُ علی الدّینِ کلّه" والی ہو۔ اور ایسا ایک ہی شخص ہوگا جسے کہیں مہدی اور کہیں عیسیٰ کہا گیا ہے۔ جو آفاقی ہوگا۔ ایک ایسے وجود کو چنا گیا جس نے کلیۃً آنحضرت ﷺ کا رنگ اختیار کرنا تھا اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا تھا۔ یہ ہے خاتمیت کی اصل پہچان یعنی آپ کے متبعین میں سے نبی، صدیق، شہید اور صالح پیدا ہونگے اور بعینہ یہی معنی دیگر بزرگان امت نے بھی کئے ہیں کہ وہ مرتبے جو مہدی اور عیسیٰ کو عطا ہونگے وہ پچھلے تمام ائمہ سے بڑھ کر ہونگے اور چونکہ وہ آنحضرت ﷺ کی تصویر ہوگا اس لئے پہلے تمام انبیاء سے اعلیٰ ہوگا۔ شیعہ لوگوں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ امام مہدی ہمارے اماموں سے مرتبہ میں بالا ہوگا۔

مختلف علماء کی بحثوں کے دوران حضور انور نے علامہ ابوحیان اندلسی کی رائے بتائی کہ وہ بھی اس آیت کو سورۃ الفاتحہ کی آیت 'انعمت' کی تفسیر سمجھتے تھے جو بالکل ہمارے والے معنے ہیں۔ لیکن اتنی اچھی بات کہنے کے بعد گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ 'مَعَ الّذین' سے مراد فرشتے ہیں اور تیزی سے گریز کی کوشش کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ہم نے ان سے 'انعمتَ' والے معنی لئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ روح المعانی میں علامہ آلوسی کی تشریح ہمارے لٹریچر سے ملتی جلتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ چاروں مراتب انبیاء میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد احادیث کے حوالے سے حضور انور نے وہ تمام لوگ جو شہید کے زمرے میں آتے ہیں ان کی قسمیں بتائیں۔

جمعرات، ۱۵/ جنوری ۱۹۹۸ء :

آج درس القرآن نمبر ۱۴ میں سورۃ النساء کی آیت نمبر ۷۰ پر درس جاری رہا۔ حضور انور نے آیت کا ترجمہ کیا کہ جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے ان لوگوں میں شامل ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء، صدیق، شہید اور صالح اور یہ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔ حضور نے فرمایا میری تقریر "عرفان ختم نبوت" اگرچہ تفصیلی تھی لیکن اب کچھ مزید پہلو سامنے آئے ہیں۔ اس آیت کے جتنے پہلو بھی غیر احمدی علماء اپنے حق میں بیان کرتے ہیں ان پر بھی روشنی ڈالی جائیگی۔ وہ کہتے ہیں کہ معیت سے مراد اُخروی معیت ہے۔ حضور نے فرمایا اُخروی معیت سے انکار ممکن نہیں لیکن اس دنیا میں جو نیک عمل کریں گے ان کا درجہ کیا ہوگا؟ اس بحث کا تعلق 'اَنعَمتَ علیهِم' کے ساتھ ہے جس کی تفصیل میں بیان کروں گا۔

اس کے بعد کل کے درس میں بیان شدہ بارہ شہیدوں کی قسموں کے علاوہ حضور انور نے فرمایا کہ احادیث سے اور اقسام شہداء بھی ملتی ہیں۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ جن

باقی مختصرات صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہمارے دل کی آہوں کو سنتا ہے

اگر پاکستان سے ملائیت کا خاتمہ کر دیا جائے تو یہ ملک دنیا کے عظیم ترین ممالک میں شمار ہونے لگے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۲ر فتح ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

قُل هُو القادرُ على اَن يَبعثَ عليكُم عذاباً مِن فوقكُم او من تحتِ ارجُلكُم

او يلبسكم شيعاً و يُذيق بعضكم باس بعض. اُنظر كيف نُصرّف الأيات لعلهم يفقهون.

وكذّبَ به قومك وهو الحق. قل لستُ عليكم بوكيل. لكل نبأٍ مستقر و سوف تعلمون.

(سوره الانعام آیات ۶۶ تا ۶۸)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے، تو ان سے کہہ دے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے بھی عذاب نازل کرے اور تمہارے پاؤں کے نیچے سے بھی یا تمہیں ایک دوسرے کے خلاف آپس میں مختلف گروہوں کی صورت میں لڑا دے اور تم میں سے بعض کی طرف سے بعض کو تکلیف پہنچائے۔ دیکھ ہم دلیلوں کو کس طرح بار بار بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں۔ اور تیری قوم نے اس امر یعنی پیغام محمد رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ سچا ہے۔ تو ان سے کہہ دے کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں۔ ہر ایک پیشگوئی کی ایک حد مقرر ہوتی ہے اور تم جلد ہی حقیقت کو جان لو گے۔

یہ وہ سورہ انعام کی آیات ہیں جن کا آج کل ہمارے ملک پر بعینہ اطلاق ہو رہا ہے۔ اور اس قوم نے جو اپنے وقت کے امام کو جھٹلایا ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا سچا نمائندہ تھا تو عملاً انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کا انکار کر کے آپؐ ہی کی تکذیب کی ہے خواہ یہ منہ سے مانیں یا نہ مانیں اس حقیقت سے کوئی انکار ممکن نہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوئے تھے، جیسا کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی ظاہر ہوئے، تو پھر آپ کا انکار آنحضرت ﷺ کے فرمودات کا انکار ہے اور اس انکار کے نتیجہ میں جو کچھ خدا تعالیٰ ایسی قوم سے سلوک فرمایا کرتا ہے ان آیات میں اسی کا ذکر ہے۔

فرمایا قُل هُو القادرُ على اَن يَبعثَ عليكُم عذاباً مِن فوقكُم او من تحتِ ارجُلكُم ان کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے سر کے اوپر سے بھی عذاب لے آئے اور پاؤں کے نیچے سے بھی عذاب نکال دے یا تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے، گروہ در گروہ بانٹ دے يلبسكم شيعاً و يُذيق بعضكم باس بعض اور تم میں سے ایک گروہ کی طرف سے دوسرے کو تکلیف پہنچے اور آپس میں لڑائی پیدا ہو اُنظر كيف نُصرّف الأيات لعلهم يفقهون. دیکھ ہم کس طرح کھول کھول کر اپنے نشانات کو بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔ وكذّبَ به قومك وهو الحق اور تیری قوم نے تجھے جھٹلا دیا حالانکہ جو بات تو لے کر آیا وہ حق تھی۔ قل لست عليكم بوكيل ان سے کہہ دے کہ میں تم پر نگران نہیں ہوں۔ اللہ کی تقدیر جو فیصلہ کرنا چاہے گی وہ کرے گی اور میں اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ تمہیں اللہ کی تقدیر سے نہ میں بچا سکتا ہوں نہ کوئی اور بچا سکتا ہے۔ یہ مفہوم ہے قل لست عليكم بوكيل کا۔ تم اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہو، ان اعمال کی سزا چکھو گے تو مجھے ذمہ دار قرار نہ دو۔ لیکن اِس قوم کو دوسری قوموں کی طرح یہ عادت پڑ چکی ہے کہ اپنے گناہوں کی پاداش کو دوسروں کی طرف منتقل کرتے ہیں۔ وہ ذمہ داری خود قبول کرنے کی بجائے کسی دوسرے پر ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے اس بات کا خوب کھول کر اعلان کیا تھا کہ توقع تھی کہ یہ ملک اس آئین کو جو عملاً رَدّی ہو چکا ہے خود پھاڑ کر پھینک دے گا اور یہ بڑھتا ہوا سیلاب اگر آئین کو غرق نہ کر سکا تو یہ آئین ایسا غلط آئین ہے کہ یہ اس ملک کو غرق کر سکتا ہے۔ یہ ایک تنبیہ تھی اور بالکل صحیح تنبیہ تھی اس میں ایک ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ بعینہ یہی بات قوم کی آواز تھی۔ لیکن جیسا کہ ملانوں کی عادت ہے انہوں نے وہ شور و غوغا مچایا سارے ملک میں کہ مرزا طاہر احمد نے اس بحران میں اپنا ملوث ہونا تسلیم کر لیا ہے اور یہ سارا بحران قادیانیوں کی کارروائی ہے۔ ایسے احمق لوگ ہیں کہ سوچ ہی نہیں رہے کہ یہ بات کیا کر رہے ہیں۔ اس بحران میں ملوث کون لوگ ہیں؟ ایک نواز شریف صاحب، ایک صدر مملکت، ایک سجاد صاحب جو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس تھے اور کہتے ہیں کہ اب بھی ہوں اور دوسرے تمام چیف کورٹس کے جسٹس صاحبان اور مختلف صوبوں کی صوبائی عدالت انصاف کے نمائندے بھی۔ یہ سارے لوگ اس بحران میں ملوث ہیں۔

اگر یہ دعویٰ کیا جائے کہ بحران قادیانیوں نے پیدا کیا ہے تو ان سب پر مقدمہ ہونا چاہئے۔ ہر ایک کو عدالت میں پیش ہونا چاہئے اور ان سے پوچھا جائے کہ کیوں نواز شریف صاحب آپ کو جب قادیانیوں نے ملوّث کیا تھا تو ملوّث ہوئے کیوں؟ کچھ عقل کرنی چاہئے تھی!؟ قادیانی آپ کو اکسا رہے تھے اور آپ اچھل کر پھر اس معاملے میں دخل دینے لگے اور عدالت عالیہ سے ایک بحران میں الجھ گئے۔ اور پھر جسٹس سجاد سے سوال ہونا چاہئے تھا، چیف جسٹس بنے ہوئے ہو آپ کو اتنی عقل نہیں کہ قادیانیوں کے کہنے پر آپ نے اس بحران میں دخل دیا ہے۔ پھر باقی سب جج صاحبان کو پکڑنا چاہئے تھا اور لغاری صاحب کو خصوصیت سے پکڑنا چاہئے تھا اس لئے کہ لغاری صاحب نے اپنے بیان میں بعینہ یہی بات کہی ہے کہ یہ بحران قادیانیوں نے ہم پر مسلط کر دیا ہے۔ اس کا اول کردار تو خود لغاری صاحب ہیں۔ سارا جھگڑا تو ان کے گرد ہی گھوم رہا ہے۔ وہ اور قاضی صاحب یہ دو مل گئے ہیں۔ اللہ نے ایک جوڑی ملا دی ہے لیکن ان دونوں سے پوچھا تو جائے کہ احمقو! تمہیں جب قادیانیوں نے کہا تھا تم نے انکار کیوں نہیں کر دیا اور قادیانیوں کے کہنے پر تم بگٹٹ (یعنی جس کی باگ ٹوٹ جائے) بگٹٹ دوڑے ہو اور اس بحران میں ملوث ہو گئے ہو اور ملک کو ملوث کر دیا ہے۔ یہ ان کی حماقت کا حال ہے۔

دراصل مولویوں کو یہ احساس ہوا ہے کہ یہ آئین تو ٹوٹنے والا ہی ہے اور اگر یہ آئین ٹوٹ گیا تو احمدیوں والی دفعہ بھی ساتھ ہی نکل جائے گی۔ اچانک گھبرا کر وہ بیدار ہوئے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ چنانچہ ان سب نے بظاہر اکیلے کا اعلان کیا ہے کہ ہم اس معاملے میں اکٹھے ہو جائیں گے اور یہ تنبیہ تھی قوم کے دانشوروں کو اور سربراہوں کو کہ احمدیوں والی کلاز (Clause) کو آپ ہاتھ نہ لگانا ورنہ ہم فساد برپا کریں گے۔ اور یہ بات بے وقوف بھول گئے کہ یہ فساد برپا کرنے کی سازش تو قاضی حسین احمد اور لغاری صاحب کی ہے۔ اگر اس معاملے میں فساد برپا ہوتا ہے تو لیڈر شپ ان کے ہاتھ میں آتی۔ اور سارے ملاں بے وقوف بن جائیں گے اور اگر ابھرے تو اس فساد کے نتیجے میں یہی ابھریں گے۔ عجیب قوم ہے ان کو اپنے سامنے ہوتے ہوئے معاملات بھی دکھائی نہیں دے رہے۔ دکھائی دیتے ہیں تو سمجھ نہیں آرہی، ہر طرف حماقت کا دور دورہ ہے۔

اب جو میرے الفاظ تھے وہ یہ تھے ان میں سے ایک تو میں بیان کر چکا ہوں۔ ''اگر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا آئین نہ ٹوٹا تو ملک ٹوٹ جائے گا یعنی وہ آئین ملک کو لے ڈوبے گا''۔ یہ اعلان تھا۔ اس کے مقابل پر یہ ایک اعلان سن لیجئے۔ سردار ابراہیم صاحب کہتے ہیں ''جسٹس سجاد، فاروق لغاری کو بھی لے ڈوبے''۔ بعینہ وہی بات جو میں کہہ رہا ہوں یہ خود مانتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں۔ پھر اور بھی (اخبار) جنگ میں اسی طرح لے ڈوبے کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور جو شور مچانے والے ہیں وہ یہ اعلان کر رہے ہیں۔ ''بات کھل گئی، عدلیہ، پارلیمنٹ کا لڑانا قادیانیوں کی سازش تھی''۔ عدلیہ، پارلیمنٹ اور صدر یعنی سارے اتنے احمق لوگ ہیں کہ قادیانیوں کی باتوں میں آکر ایک دوسرے سے لڑ پڑے۔ تو جو لڑے ہیں ان کو پکڑو، ان کے

خلاف مقدمے چلاؤ۔ غدار تو وہ ہیں جو ہمارے کہنے پر لڑ پڑے، میں لندن میں بیٹھا کیسے غدار ہو گیا۔ جو پاکستان میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور ملک سے غداری کر رہے ہیں ان کو پکڑو۔ مولانا امجد صاحب "آئین توڑنے کی سازشیں ہو رہی ہیں اور مرزا طاہر احمد کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کر کے واپس یہاں لایا جائے"۔ مجھے تو جب لائیں گے آپ، دیکھی جائے گی۔ جو ہیں وہاں ان کو تو پکڑو پہلے۔ ان کے خلاف تو غداری کے مقدمے قائم کرو۔ آگے سنئے "بحران قادیانیوں نے پیدا کیا، لغاری نورانی ملاقات میں اتفاق رائے"۔ لغاری صاحب تو شامل ہیں اس اتفاق میں۔ عجیب و غریب ہستی ہیں یہ۔ خود صدر ہیں سارا جھگڑا فساد انہوں نے مچایا ہوا تھا۔ آخر یہ جھگڑا ان کو لے ڈوبا اور ساتھ قاضی حسین احمد کو بھی لے ڈوبا اور آخر پر مل کر یہ بیان جاری کیا ہے کہ قادیانیوں کی سازش تھی جو یہ بحران پیدا ہوا ہے۔ جسٹس رفیق تارڑ صاحب فرما رہے ہیں، "حالیہ بحران کے پیچھے قادیانی تھے۔ کھیل کی ناکامی سے سب سے زیادہ نقصان مرزا طاہر احمد اور اس کی جماعت کو ہوا ہے، مریدوں میں بھی کمی آ گئی"۔ سبحان اللہ! حد سے زیادہ احمق قوم ہے۔ یہ جسٹس ہوا کرتے تھے رفیق تارڑ صاحب، ان کی دماغی حالت یہ ہے۔ کہتے ہیں سب سے زیادہ نقصان مرزا طاہر احمد اور اس کی جماعت کو ہوا۔ اور اگر مجھے اور میری جماعت کو ہوا تو اس بحران میں کیسے ملوث ہو گیا۔ لیکن مراد ان کی یہ ہے کہ میرا بحران نافذ کرنے کا ارادہ ناکام ہوا اس لئے جماعت کو نقصان پہنچا ہے۔ نقصان تو سارا ملک رو رہا ہے کہ ملک کو پہنچا ہے اور اس ملک کے لئے میں نے دعا کا اعلان کروایا تھا کہ ساری جماعت دعا کرے کہ اس ملک کو نقصان نہ پہنچے۔ اگر نقصان پہنچنا ہے تو اس بیہودہ آئین کو پہنچ جائے جو ملک کو ڈبو رہا ہے۔ یہ مریدوں کی کمی والا واقعہ بھی ان سے پوچھنا چاہئے اور ان سے پتہ کرنا چاہئے۔ "آئین کو ختم کرنے کی سازشیں عروج پر ہیں مرزا طاہر پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔ یہ بات صحیح لگتی ہے کہ قادیانی ملک توڑنے کی سازشوں میں مصروف ہیں"۔ یہ راجہ ظفر الحق صاحب کا بیان ہے۔ آگے ہے "مرزا طاہر کی تقریر ملک کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کا اعلان ہے۔ اس کے خلاف غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لے کر ملک کی سالمیت کا تحفظ کیا جائے"۔ یہ عطاء اللہ شاہ بخاری کے بیٹے کا اعلان ہے۔ اب یہ تو وہ الزامات ہیں جو مجھ پر لگائے جا رہے ہیں اور جماعت پر لگائے جا رہے ہیں۔

اور اب وہ ملک کا اپنا حال جو ملک کے اخباروں میں چھپ رہا ہے اس میں سے چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ رفیق باجوہ صاحب، "آئین متنازعہ ہو چکا ہے ترامیم ختم کر دی جائیں تو ۱۹۷۳ء کا آئین بہترین ہے"۔ یہی تو میں نے کہا تھا کہ وہ ساری ترامیم جو ۷۳ء کے آئین میں جماعت کے خلاف داخل کی گئی ہیں ان کو ختم کر دینا چاہئے۔ پھر تمہارے بچنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔ وہ صاحب جو ہمارے مخالف سمجھے جاتے ہیں اور پہلے سالوں میں بہت مخالفت بھی کی رفیق باجوہ صاحب اب خود یہ اعلان کر رہے ہیں "ترامیم ختم کر دی جائیں تو ۷۳ء کا آئین بہترین ہے"، "کیا ۷۳ء کا آئین ناکام ہو گیا ہے؟" اس موضوع پر دانشوروں کی آراء ہیں۔ ڈاکٹر باسط صاحب، "کوئی آئین موجود نہیں اگر تصور کر لیا جائے کہ ۷۳ء کا آئین موجود ہے تو یہ بھی موجودہ حالات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ نئے آئین کی ضرورت ہے"۔ جب میں کہوں نئے آئین کی ضرورت ہے تو کہتے ہیں یہ غدار ہے اور سارا ملک کہہ رہا ہے اور کوئی غداری کا مقدمہ قائم نہیں کیا جا رہا۔ پھر رفیق باجوہ صاحب کا اعلان، "موجودہ آئین تضادات کا شکار ہے جس سے فکر اور عقیدہ کا فقدان ہے۔ ۷۳ء کا آئین متفقہ آئین تھا مگر بعد میں حکمرانوں نے اقتدار کو طول دینے اور ذاتی مقاصد کے لئے اس میں ترامیم کیں جن سے آئین متنازعہ ہو گیا"۔ یہ کہہ رہے ہیں میں نے بغاوت کا اعلان کیا ہے۔ بالکل جھوٹ ہے کہیں سارے بیان میں کسی بغاوت کا کوئی اعلان نہیں۔ لیکن جو کھلم کھلا بغاوت کا اعلان کر رہے ہیں ان کو نہیں پکڑ رہے۔ مولانا فضل الرحمان نے کہا، "ضرورت اس بات کی ہے کہ اس وقت قوم کے اندر ابھرنے والی بغاوت کو منظم کر کے اس نظام کے خلاف تحریک چلا کر اس کا تیاپانچا کیا جائے"۔ میں نے تو کہا تھا کہ آئین کرے گا اگر کرے گا۔ آئین غلط ہے وہ ملک کو غرق کرے گا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ

EURO ENTERPRISES

Sole agents for EEC, Specializing from China & Far Eastern Markets

(Listed with over 100 manufacturers for distribution rights)

Products in hand available:

1. 16" Standing Fan (U.K./ CE)	£=12-00
2. Window type A/C Units	£=199-00
3. Solar Caps	£=3-25
4. Toys from	£=1-00

Also seeking distributors/wholesalers & sales persons in various markets

CONTACT: Mr. M.S.Ahmad —175 Merton Road London SW18 5EF

Telephone: 0181-333-7000 Fax: 0181-874-9754

سارے ملک میں بغاوت ہونی ضروری ہے۔ یعنی پاکستان میں بیٹھا ملاں بیان دے رہا ہے اور کسی کو جرأت نہیں کہ اس کا منہ بند کرے۔ مسعود صاحب سابق وزیر قانون ہیں وہ فرماتے ہیں، "۱۹۷۳ء کا آئین تمام ملک کی ضروریات پوری کرتا ہے اس میں ترامیم کر کے اس کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے"۔ فضل الرحمان صاحب وہی ملاں فرماتے ہیں، "ملک بے آئین ہو کر رہ گیا ہے اور تمام اقدامات ماورائے آئین اٹھا لئے گئے ہیں"۔ اب دیکھیں جو ملک بے آئین ہو گیا ہو اس کے آئین کے متعلق اگر میں تبصرہ کروں تو وہ تو بغاوت ہے لیکن ایک ملاں کہے کہ ملک بے آئین ہو گیا ہے اور ملک کے خلاف بغاوت ہونی چاہئے، آئین کے خلاف نہیں سارے ملک کے خلاف، اس کو کوئی نہیں پکڑتا۔ کموڈور طارق مجید صاحب لکھتے ہیں، "اس وقت آئین کا ستیاناس کر دیا گیا ہے۔ آئین کی اتنی خلاف ورزیاں کی گئی ہیں کہ سپریم کورٹ میں خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ آئین ایسے لگے گا جیسے ناقص قسم کا کاغذ کا کوئی ٹکڑا ہو"۔ ناقص ردی کاغذ کا ٹکڑا مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے کہا ہو لیکن اگر میں نے کہا بھی تھا تو یہی تو بات ہے جو اب ملک کے دانشور کہہ رہے ہیں کہ ردی کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ اس قانون کی حیثیت نہیں رہی۔ سلطان سہروردی صاحب ایڈووکیٹ لکھتے ہیں، "چیف جسٹس سجاد علی شاہ کے بارہ میں کوئٹہ بنچ کے فیصلے کے بعد یہ کہنا کہ آئین ابھی باقی ہے منافقت کے سوا کچھ نہیں"۔ پس یہ ساری قوم جھوٹ اور منافقت اور تضادات کا شکار ہو چکی ہے۔ غنوی بھٹو صاحبہ لکھتی ہیں، "نظام تبدیل کئے بغیر ملک بحرانوں سے نہیں نکل سکتا"۔ روزنامہ خبریں میں ایک اداریہ لکھا گیا ہے جس میں بہت سی تفاصیل، بہت سے مشورے دئے ہیں جو بعینہ ان نتائج کے مطابق ہیں جو میں نے اخذ کئے تھے۔ لیکن بعینہ مطابق ہیں کہنا درست نہیں اس سے بہت زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں اور ملک کے اندر رہتے ہوئے یہ لوگ کھلم کھلا ملک کے خلاف بغاوت کا اعلان کر رہے ہیں۔ اعلان کے ساتھ آئین کو ردی کا ٹکڑا قرار دے رہے ہیں۔ وہی الفاظ استعمال کر رہے ہیں کہ یہ بحران اس کو بھی لے ڈوبا، اسکو بھی لے ڈوبا، عدالت علیاء کو بھی لے ڈوبا اور صدر کو بھی لے ڈوبا۔

اب بتائیں سازش کس کی ہے۔ یہ ساری باتیں ہم یہاں بیٹھے قوم سے کروا رہے ہیں!!؟ اگر ساری قوم اس قدر پاگل ہو چکی ہے کہ یہاں بیٹھے میرے کہنے کے مطابق بحران کے بعد بحران کا شکار ہوتی چلی جا رہی ہے تو ساری قوم کو غدار قرار دے کر پھانسی دے دینی چاہئے پھر۔ لیکن میں یہ نہیں کہتا یہ ایک ملاں کہہ رہا ہے۔ میرے نزدیک حالات حاضرہ پر تبصرہ کرنا کوئی جرم نہیں ہے، یہ کوئی غداری نہیں ہے۔ اور ساری قوم بالکل صحیح کہہ رہی ہے کہ اس قانون کو، اس آئین کو جو اب اس قابل نہیں رہا کہ ملک پر مسلط کیا جائے اسے دور کر دیا جائے تو پھر ملک کو دوبارہ اطمینان کا سانس نصیب ہو سکتا ہے۔ یہ تو آئین سے متعلق باتیں تھیں۔

میں قوم کو دوبارہ متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے قرآن کریم نے جو کچھ فرمایا ہے یہ آپ کے ساتھ ہو رہا ہے اور مزید ہوگا۔ اگر آپ کو کوئی چیز بچا سکتی ہے تو آپ کی ایک دوسرے سے منافقت اور مناقشت نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی متحدہ دعائیں ہی آپ کو بچا سکتی ہیں۔ جو بچانے والے ہیں ان کو تو آپ نے اپنا دشمن سمجھ لیا ہے۔ جن کی دعائیں خدا کے حضور، خدا کی بارگاہ میں قبولیت کے ساتھ دیکھی جاتی ہیں ان کو آپ نے اپنا دشمن بنا رکھا ہے۔ اور آپ تو دعا کے مضمون سے ہی ناواقف ہیں۔ صرف چیخ و پکار اور ایک دوسرے کو گالیاں دینا، ایک دوسرے کے گریبان چاک کرنا یہ آپ کا شیوہ بن گیا ہے۔ اس لئے اس ملک سے بدبخت ملاں کو نکالو، یہ آپ کی گردنوں پر سوار ہے یہی بحران لاتا ہے اور اگر آئندہ کوئی بحران مزید آیا تو یہی ملاں لانے کا سبب بنے گا۔ اس لئے اپنے دشمن کو پہچانو اور عقل کرو۔ **اگر پاکستان سے ملّائیت کا خاتمہ کر دیا جائے تو یہ ملک دنیا کے عظیم ترین ممالک میں شمار ہونے لگے گا۔** یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کر سکتا، یہ ایک ایسا بیان ہے جسے قلم زد نہیں کیا جا سکتا۔ آپ چیخیں چلائیں جو مرضی اس کے خلاف کہیں لیکن اس بات کو اپنے دلوں پر، اپنے سینوں پر لکھ لیں کہ اس ملک سے اگر ملاں کا فساد دور کر دیا جائے اور اسے اس ملک کے امور سلطنت میں دخل اندازی سے کلیۃً الگ کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ بہت بڑا عظیم ملک بن کر ابھر سکتا ہے۔ پس ہماری یہ تمنا ہے اور یہ دعائیں ہیں۔ اب انہیں جس طرح چاہیں غلط رنگ میں آپ پیش کرتے رہیں۔ مگر وہ غلط رنگ میں ان کا پیش کرنا آپ کے خلاف جائے گا۔ کیونکہ ہمیں ایک قادر مطلق پر ایمان ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہمارے دل کی آہوں

کو سنتا ہے۔اور تمہاری یاوہ گوئی جو سنتا ہے تو تمہارے خلاف ردّ عمل کے لئے سنتا ہے، تمہاری یاوہ گوئی کو خود تمہارے خلاف استعمال کرنے کے لئے تمہاری باتیں سنتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی تائید میں ہمیشہ ہماری پشت پناہی پہ ہمارا خدا کھڑا ہے اور ہمیشہ کھڑا رہے گا آپ اس حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتے۔

اب میں اس مضمون کو جاری رکھنے سے پہلے **حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب** کے وصال سے متعلق چند امور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی سوانح الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے، وہاں بھی مختلف جماعتوں میں غالباً انجمن کے ریزولیوشن کے طور پر بھی پھیلائی گئی ہے، ان تفاصیل میں مَیں نہیں جانا چاہتا جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ لیکن آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ **حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ الہامات تھے جو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ پرچسپاں کئے گئے اور میں وہ فرد واحد ہوں، یا اور بھی شاید ہوں، جو شروع ہی سے یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ الہامات اصل میں آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب سے متعلق ہیں۔** یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے۔ وہ الہامات جیسا کہ میں اب آپ کے سامنے کھول کر بیان کروں گا بلا شبہ ایک ذرّہ بھی شک نہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بیٹے کی صورت میں پورے ہونے تھے اور آپ ہی پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔

یہ بات میں ہمیشہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے بیان کرتا رہا لیکن یہ ہمارا آپس کا ذاتی معاملہ تھا۔ شروع میں تو جیسا کہ ان کی بیحد انکسار کی عادت تھی انہوں نے قبول کرنے میں تردد کیا یعنی خاموشی اختیار کر جاتے تھے۔ بالآخر جب میں نے مسلسل دلائل دیئے اور میں نے کہا کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ مراد نہ ہوں تو پھر ان کو تسلیم کرنا پڑا اور اس بات کی گہری مسرت تھی کہ الہامات میں مَیں بھی داخل ہوں۔ وہ الہامات سنئے۔ شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں (یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) الہامات ہوئے عَمّرَہُ اللہ علی خلاف التوقع، اللہ نے اس کو لمبی عمر دی خلاف توقع۔ خلافِ توقع سے مراد یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا ہوتے رہے کہ پہلے مر جانا چاہئے تھا مگر خدا تعالیٰ نے بغیر توقع کے بار بار زندگی عطا فرمائی۔

پھر فرمایا "اَمّرَہُ اللہُ علیٰ خلافِ التوقّع" اللہ نے اسے صاحب امر بنایا یعنی امیر اور اس کا یہ امیر بننا خلاف توقع تھا۔ یعنی توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ یہ شخص اتنے لمبے عرصے تک امیر بنایا جائے گا۔ ان الہامات کے جو ترجمے تذکرہ میں درج ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ ترجمے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نہیں ہیں کیونکہ وہ ایک ایسا ترجمہ کر رہے ہیں جو خلاف واقعہ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ ترجمہ یہ تھا جس کو میں خلاف واقعہ ترجمہ سمجھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ علماء نے اس خواہش میں کہ اس پیشگوئی کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر لگا دیا جائے یہ ترجمہ کیا ہے 'اُس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا'، یعنی مال و دولت دے گا۔ "اَمّرَہُ اللہ" کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امیر کرے گا، "اَمّرَہُ اللہ" کا مطلب یہ ہے کہ اسے امیر بنایا جائے گا۔ یعنی صاحب امر بنائے گا اور ایک دوسرے الہام سے بعینہ یہی بات ثابت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ وہ بادشاہ آیا اور اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ قاضی کے متعلق یہ الہام ہوا ہے وہ قاضی یعنی صاحب امر بنایا جائے گا۔ تو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تشریحات دوسرے الہامات کی روشنی میں اس ترجمے کو جو تذکرے کے نیچے چھپا ہوا ہے غلط قرار دے رہی ہیں اس لئے میں نے جب علماء سے فوری طور پر تحقیق کر کے رپورٹ کرنے کا کہا۔ مولوی دوست محمد صاحب جو ماشاء اللہ اس مضمون کے ماہر ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ ترجمے یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ترجمے نہیں ہیں۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ۱۹۳۵ء میں جب تذکرے کی اشاعت پر ایک نوٹ لکھا اس میں یہ وضاحت کی کہ ہم نے تمام ترجمے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائے تھے وہ عبارت کے اندر داخل کر لئے ہیں اور حاشئے میں نہیں اتارے گئے۔ حاشئے میں اتارے جانے والے ترجمے بعد میں علماء نے کئے ہیں۔ تو یہ جو میری Suspicion تھی یا مجھے شک تھا بلکہ میرا یقین تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ ہو نہیں سکتا یہ میں نے ربوہ سے معلوم کروالیا ہے۔ واقعۃً یہی بات درست ہے۔ دراصل اگر ان تراجم کو مانا جائے اور جو خیال گزرتا تھا علماء کا اس کو مانا جائے تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی عمر تو لمبی نہیں تھی۔ اپنے بھائیوں سے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور خلاف توقع لمبی عمر کہنا یہ ایک قسم کا خواہش کا اظہار تو ہے لیکن واقعات کا اظہار نہیں۔ اور آپ کے سپرد امارت کبھی نہیں کی گئی۔ مجھے نہیں یاد شاید ہی کبھی آپ کو امیر بنایا گیا ہو ورنہ آپ امیر نہیں بنائے جاتے تھے۔ یہ وجہ تھی کہ میں ہمیشہ ان دونوں الہامات کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق سمجھتا تھا اور آپ کی زندگی اس کی گواہ ہے۔ اس کثرت سے آپ کو شدید دل کے حملے ہوئے ہیں کہ ہر حملے پر ڈاکٹر کہتے تھے کہ اب یہ ہاتھ سے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ خلاف توقع آپ کو ٹھیک کر دیتا تھا اور سب ڈاکٹر حیرت سے دیکھتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ دل کی ایسی بیماریاں لاحق ہوئیں کہ جن سے بچنا محال تھا اور دوسرے دن اٹھ کر نہ صرف یہ کہ کھانا پینا شروع کر دیا بلکہ ڈاکٹر جو بعض چیزوں کو ان کے لئے حرام سمجھتے تھے یعنی مکھن اور گھی کی غذا، رات کو حملہ ہوا ہے، صبح اٹھ کر کہا کہ مجھے مکھن کے پراٹھے پکا کر کھلاؤ اور واقعۃً پراٹھے کھایا کرتے تھے۔ اس لئے ان کے متعلق یہ الہامات لازماً پورے اترتے ہیں کہ "عَمّرَہُ اللہُ علیٰ خلافِ التوقّع" بغیر توقع کے لمبی عمر اور بغیر توقع کے بارہا عمر پانا یہ آپ کی ذات میں دونوں باتیں بعینہ صادق آتی ہیں۔

پھر "اَمّرَہُ اللہُ علیٰ خلافِ التوقّع" یعنی ان کو امارت بھی ایسی دی جائے گی کہ اس کے متعلق توقع نہیں کی جا سکتی۔ میں نے حساب لگایا ان کی امارت کا تو آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانے میں ان کو امیر بنانا شروع کیا گیا ہے اور اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی باون سالہ حکومت میں اتنا عرصہ کبھی کسی کو امیر نہیں بنایا گیا جتنا ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور میرے دور میں امیر بنایا گیا۔ پینتالیس (۴۵) بار آپ امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں اور اس ہجرت کے دور میں تقریباً چودہ سال مسلسل امیر مقامی بنے رہے ہیں۔ یہ ہے خلاف توقع۔ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ خلیفہ کی موجودگی میں کوئی شخص اتنا لمبا عرصہ امیر مقامی بنا رہے۔ وہ امارت مقامی جو خود خلیفہ کے اپنے قبضے میں ہوا کرتی ہے اور اس کی وہاں موجودگی میں صدر عمومی ہے جو عمومی انتظام چلاتا ہے۔ مگر خلیفہ کی موجودگی میں امیر مقامی وہی ہوتا ہے۔ پس آپ عملاً میری جگہ بیٹھ گئے یعنی جس کرسی پر میں بیٹھا کرتا تھا اس پر میرے کہنے کے مطابق آپ براجمان ہوئے اور آپ نے تمام امور کو نہایت بہادری سے سرانجام دیا۔ "وہ بادشاہ آیا" کے الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔ فرمایا دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ یعنی اس الہام کے ساتھ یہ آواز بھی آئی۔ قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے۔ یہ خوبی بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو رد کرنے کے معاملے میں اتنا بہادر انسان میں نے اور شاذ ہی دیکھا ہو۔ ہونگے مگر جو میں نے دیکھے ہیں ان میں سے ان سے زیادہ جرأت کے ساتھ باطل کو رد کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

خلافت کے عاشق اور فدائی اور میں جو ان کے سامنے ایک چھوٹا بچہ تھا اور بچپن میں ان کی نظام میں ماریں بھی کھائی ہوئی ہیں اس طرح سامنے وفا کے ساتھ ایستادہ ہوئے ہیں جیسے اپنی کوئی حیثیت نہیں رہی۔

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے

خوشخبری

ضامن صحت — عمدہ کوالٹی

گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

بازار سے بارعایت — ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں
اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری میں تشریف لائیں

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ

MAYBACH STR 2

69214 EPPELHEIM (GAWEBEGEBIET)

BEI HEIDELBERG -GERMANY

Tel :0 6221-79240 Fax: 06221-792425

اور بھائیوں میں سے یا اپنے دور سے عزیزوں میں سے اگر کسی نے ذرا بھی زبان کھولی ہے میرے متعلق، تو اتنی سختی سے اس کا جواب دیا ہے کہ جیسے رد کرنے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں، رد کرنے کے عمل کو اتنی سختی سے استعمال کیا ہے کہ میں حیران رہ گیا سن کر۔ بارہا میں نے سنا اور میں حیران رہ جاتا تھا۔ نہ بھائی دیکھا، نہ عزیز دیکھا۔ اگر وہم گزرا کہ خلافت کے متعلق یہ غلط اشارہ کر رہا ہے تو فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑی سختی سے اس کو رد کر دیا۔

یہ صورت حال ایک اور الہام کو بھی یاد کرا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب کر کے کشف میں دیکھتے ہیں کہ "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"۔ اب ظاہر بات ہے کہ یہ الہام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق پورا نہیں ہوا۔ یعنی ان لوگوں کی نظر میں پورا نہیں ہوا جو یہ بات ماننے پر تیار نہیں کہ بعض دفعہ باپ کے متعلق الہامات بیٹے کے لئے پورے ہوا کرتے ہیں۔ اب یہ بات بعینہ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے۔ وہ امارت مقامی جس پر میں بیٹھا کرتا تھا اب ظاہر ہے کہ میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ ہوں، اس وقت میاں شریف احمد صاحب موجود نہیں ہیں، اگر کوئی شخص موجود ہے تو یہ آپ کا بیٹا ہے۔ جس کے متعلق بعینہ یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"۔

پس یہ سارے الہامات اور ان کی واضح تشریحات جو واقعات نے بیان کر دی ہیں ان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ یقیناً **آپ کا ایک مقام تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے وہ مقام بنا ہے اور ابھرا ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔** اب جبکہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد صاحب کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ۔ یہ ساری باتیں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی، بہت دلیر انسان، خلافت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے۔

یہاں پچھلے دنوں جب آپ نے سفر کیا ہے تو اس سفر کے دوران اس دفعہ اتنے خوش گئے ہیں کہ مجھے وہم آیا کرتا تھا کہ کوئی بات ہے۔ پہلے کبھی بھی کسی سفر کے دوران نہ اتنا لمبا سفر کیا، نہ اتنی خوشی کا اظہار کیا۔ انگلستان دیکھتے ہوئے کہا مجھے تو یوں لگ رہا ہے میں نے پہلی دفعہ انگلستان دیکھا ہے۔ اب جو خوشی اس دفعہ دیکھنے میں ہوئی ہے کبھی ساری عمر نہیں ہوئی۔ جرمنی گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا، ہالینڈ گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت خوش گئے ہیں اس دفعہ یہاں سے کہ جس کی نظیر پہلے ان کے آنے میں کبھی نہیں ملتی۔ اس وقت مجھے شبہ پڑتا تھا جسے میں دوسرا رنگ دے دیا کرتا تھا۔ مجھے لگتا تھا کہ یہ تو شاید جانے کی تیاریاں ہیں۔ پس وہ شبہ درست نکلا اس طرح گئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آئے۔ واپس آ ہی نہیں سکتے کیونکہ اس ملک کو چلے گئے ہیں جو ملک عدم تو نہیں ہے مگر ہمارے لئے عدم ہی کی طرح ہے یعنی جو ایک دفعہ چلا جائے پھر اس کا کوئی نشان واپس نہیں آیا کرتا۔ **مگر وہ شخص جس کے متعلق الہامات دنیا میں باقی رہے ہوں اس کا جانا بھی ایک فرضی جانا ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ باقی رہتے ہیں، اسی دنیا میں باقی رہتے ہیں۔** پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

میری بیٹی فائزہ نے مجھے بتایا کہ اتنا خوش تھے اس دفعہ کہ بار بار مجھ سے بھی بے حد محبت کا اظہار کرتے تھے اور ایک بات پر میں نے کہا کہ آپ بہت خوش ہیں تو کہتے تھے خوش کیوں نہ ہوں میرا خلیفہ مجھ سے راضی ہے۔ میں اسے بار بار دیکھتا ہوں، میں خوش کیوں نہ ہوں؟ وہ بچے نہیں تم نے دیکھے، فائزہ سے کہا، جو خلیفہ کے ساتھ ساتھ پھرتے ہیں، ادھر اُدھر دوڑتے پھرتے ہیں، ان کی خوشیاں نہیں دیکھیں وہ کیوں خوش ہیں اسی لئے کہ وقت کا خلیفہ ان سے راضی ہے۔ میں بھی اسی لئے خوش ہوں۔ یہاں بھی بہت خطرناک حملے ہوئے بیماری کے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان بیماریوں سے نجات ملی۔ واپس جا کر بھی حملہ ہوا اس سے بھی پھر نجات ملی۔

بے حد بہادر انسان تھے کہ کم دنیا میں اتنے بہادر انسان دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہم ہوتا تھا تو دوسروں کے متعلق، اپنے متعلق نہیں۔ میری بیماری کا خطرہ، خوف، اور بچوں کو کتنا خیال رکھیں۔ اگر کوئی تاخیر ہو جائے کہیں سے آنے میں مثلاً ایک دفعہ یہ پہلے پہنچ گئے اور مجھے آنا چاہئے تھا مگر دیر میں آیا تو بے انتہا گھبراہٹ تھی، ٹہلتے پھرتے تھے کہ کیوں نہیں ابھی تک پہنچے۔ تو اپنے متعلق بالکل بے خوف اور دوسروں کے متعلق بے حد خوف رکھنے والے کہ کہیں کسی خطرناک واقعہ میں مبتلا نہ ہو گیا ہو، کسی مہلک حادثے کا شکار نہ ہو گیا ہو۔ ساری زندگی سادہ گزری ہے۔ بالکل بے لوث انسان اور سادہ زندگی گزارنے والے۔ ناظر اعلیٰ بھی اور اور اپنے بچے مسرور کو ساتھ لے کر زمینوں کا دورہ بھی کر رہے ہیں۔ وہاں زمینداروں کے ساتھ بیٹھ کر اسی طرح باتیں کر رہے ہیں۔ ذرا بھی ان کے اندر کوئی انانیت نہیں پائی جاتی تھی۔ بالکل سادہ لوح، غذا اگر مزے کی ہے تو اچھی لگے گی پر اگر نہیں بھی ہے تو خوشی سے کھاتے تھے اور ہر چیز میں ایک قناعت پائی جاتی تھی۔ پس اس ذکر خیر میں اگرچہ طول ہو گیا ہے لیکن یہ ذکر خیر ہے ہی بہت پیارا۔ اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے "تو ہماری جگہ بیٹھ جا" کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔

اس سفر کے دوران یہاں بعض لوگوں نے آپ کی ایسی خدمت کی ہے کہ اگر ان کا ذکر نہ کروں تو یہ ناشکری ہوگی۔ سب سے پہلے تو فضل احمد صاحب ڈوگر ہمارے شکریہ اور دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اصل بات کچھ اور تھی اور میں کچھ اور سمجھا کرتا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ فضل احمد صاحب ڈوگر میاں غلام احمد صاحب جو ان کے داماد ہیں ان کے ساتھ تعلق کی وجہ سے یہ خدمت کر رہے ہیں۔ لیکن جب میری علیحدہ ملاقات ہوئی تو اس وقت انہوں نے ایک راز کی بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے باپ پر ان کا ایک احسان تھا جو میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ صرف یہ احسان تھا جس کی یاد مجھے مجبور کرتی تھی چنانچہ میں نے اپنے بھائیوں کو کہا کہ دیکھو یہ تمہارے باپ کی بجائے، ان سے بڑھ کر ہیں۔ ہماری نسلیں بھی اس احسان کو پورا نہیں کر سکتیں اس وجہ سے تم بھی سمجھو کہ تمہارا باپ تمہارے اندر دوبارہ آ گیا ہے۔ بلکہ اس باپ سے بڑھ کر ایک وجود تمہارے اندر آ گیا ہے۔ چنانچہ یہ راز اب کھلا ہے مجھ پر کہ کیوں فضل ڈوگر کے بھائی صدیق، بشیر اور غلام احمد اور سارے خاندان نے ان کی ایسی خدمت کی ہے کہ واقعۃً کوئی اپنے باپ کی بھی اس سے بڑھ کر خدمت نہیں کر سکتا۔ سارے سفر میں ساتھ لئے پھرے ہیں۔ ہر جگہ رہائش کا انتظام کیا ہے اور جب بھی خدمت کا موقعہ ملا اسے اپنی عزت افزائی سمجھا اور ظاہر یہی کیا جیسا کہ حق تھا کہ یہ ہمارا احسان نہیں، آپ کے احسان کا پورا بدلہ نہیں، ایک معمولی سا اظہار ہے جو ہم آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ پس اللہ کے فضل کے ساتھ ان سب بھائیوں نے بھی آپ کی بہت خدمت کی ہے اور میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ انہوں نے تو احسان کا بدلہ اتارا ہے مگر ہمارے ایک محبوب قائد جو سارے پاکستان کے ناظر اعلیٰ بھی تھے، امیر مقامی بھی تھے، صدر انجمن احمدیہ کے صدر بھی تھے ان کے ساتھ جو حسن سلوک کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

یہ تو مضمون ہے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق، آج ان کی نماز جنازہ ربوہ میں پڑھائی جا چکی ہے۔ کثرت کے ساتھ تمام پاکستان کی جماعتیں شریک ہوئی ہیں۔ یہ میرا اندازہ ہے کہ شریک ہوگئی ہیں، پہلی جماعتوں کی طرف سے یہ اطلاعیں آ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بہت کثرت سے لوگ آ رہے ہیں لیکن ابھی تک ربوہ کی طرف سے اطلاع نہیں مل سکی۔ مجھے تعجب ہے کہ کیوں ایسا ہوا ہے حالانکہ نماز جنازہ کے بعد فوری طور پر مطلع کرنا ان کا فرض تھا کہ مجھے اطلاع دیتے کہ کیسی نماز جنازہ ہوئی، کیا واقعات ہوئے، لوگوں کا کس قدر ہجوم تھا۔ اس سارے ماحول کی تصویر کھینچنی ضروری تھی۔ لیکن مجھے بہت

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر

پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

تعجب ہے۔ ہم نے جتنی دفعہ بھی کوشش کی ہے تمام فونوں کو مصروف پایا اور جمعے پر آنے سے پہلے تک ہمارا رابطہ نہیں ہو سکا۔ مگر یہ تو سارے پاکستان سے جہاں سے چاہتے رابطہ کر سکتے تھے۔ اس لئے مرکز گویا ہمارے ہیڈ کوارٹر، مرکز تو یہی ہے جہاں میں ہوں، ہیڈ کوارٹر یعنی ربوہ میں جو نظام جاری ہے ان کو اتنی ہوش کرنی چاہئے کہ بڑے بڑے اہم معاملات ہوتے ہیں اور وہ منہ میں گھنگنیاں ڈال کر بیٹھے رہ جاتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی جو حالات گزرے ہیں بہت عجیب و غریب سے، ان میں بھی بار بار میرے اصرار پر انہوں نے مجھے اطلاعیں بھیجنی شروع کی ہیں، اس سے پہلے بالکل چپ بیٹھے تھے جیسے کچھ واقعہ ہی نہیں گزرا اور اب جنازے کے متعلق تفصیلات سے آگاہ نہ کرنا یہ بھی ظلم ہے۔ آئندہ سے یاد رکھیں کہ ہر اہم بات جو پاکستان میں ہو نظام جماعت کا فرض ہے کہ جہاں سے بھی ہو سکے فوری طور پر مجھے اطلاع دے کر آگاہ کریں اور اس سے دعا کی بھی تحریک ہوتی ہے۔

اب جبکہ میں یہ کہہ رہا ہوں منگلا صاحب کی ایک اطلاع اب میرے سامنے آئی ہے۔ آج نماز جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود انور نے پڑھائی۔ جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر ادا کی گئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا تابوت بذریعہ ایمبولینس مسجد اقصیٰ لے جایا گیا جہاں نماز جمعہ و عصر کے بعد مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مختلف اضلاع کے امراء اور جماعتوں کے نمائندگان بھی آئے ہوئے تھے جن کی تعداد پانچ ہزار سے زائد تھی یعنی باہر سے آنے والوں کی۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد میّت پیدل کندھوں پر بہشتی مقبرہ لے جائی گئی۔ جنازہ حضرت اماں جان والے چوک کے پاس سے گزر کر مسجد مبارک کے سامنے سے ہوتا ہوا بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ حضرت اماں جان والے چوک سے مراد یہ ہے جہاں حضرت اماں جان کی یادگار تعمیر ہے، وہ مٹی کا گھر جس میں حضرت اماں جان رہا کرتی تھیں، اس مقام پر ایک یادگار تعمیر ہے۔ اس چوک سے ہوتا ہوا یہ جنازہ وہاں پہنچا۔ بہر حال الحمد للہ یہ کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ بہت سی دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کو رخصت کیا مگر جو وہاں پہنچنے والے پانچ ہزار ہیں صرف ان کی بات نہیں۔ میری میز اُن خطوں اور تعزیت کے تاروں اور فیکسوں سے بھر جاتی ہے جو ساری دنیا سے موصول ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اس وفات کے صدمے سے ایک لرزہ سا طاری ہے۔ تمام احمدی دعاؤں میں مصروف ہیں۔ لیکن صرف وہ پانچ ہزار نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اگر پہلے شامل نہیں تھے تو آج نماز عصر کے بعد جب میں نماز جنازہ پڑھاؤں گا، تو ان دعاؤں میں شامل ہو جائیں گے۔ پس بہت ہی پیارا انداز ہے رخصت کا کہ ساری دنیا کی دعاؤں کو سمیٹے ہوئے کوئی انسان اس دنیا سے رخصت ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔

اب دوسرے مضمون کی طرف لوٹنے کا تو وقت نہیں جو نماز کا مضمون تھا اسے انشاء اللہ بعد میں آئندہ بیان کر دیا جائے گا۔ اگر دو چار منٹ جمعے کے ایک گھنٹے سے کم بھی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں (حضور نے اس موقع پر سہواً فرمایا اذان دیں مگر پھر فوراً اس فقرہ کو درست کرتے ہوئے فرمایا) اب میں بیٹھوں گا، پھر تکبیر کہوں گا اس کے بعد نماز جمعہ پڑھ کر پھر نماز عصر جمع کریں گے۔ نماز عصر کے معاً بعد آپ کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔ منہ سے غلطی سے بعض دفعہ اذان کا لفظ نکل جاتا ہے کیونکہ عادت ہے اذان کے متعلق کہنے کی۔ اس لئے دنیا والے گھبرایا نہ کریں اس بات پر۔ یہ کوئی دماغ کی خرابی کی علامت نہیں۔ یہ بچپن سے میری عادت ہے اس لئے بعض لوگ لکھتے اس طرح ہیں جیسے پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں اللہ کے فضل سے۔ تو ابھی میں بیٹھوں گا پھر میں اٹھ کر مسنون دعائیں آپ کے سامنے پیش کروں گا اس کے بعد پھر نماز جمعہ اور پھر نماز عصر ہوگی۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا: اصل میں میرے دماغ کی ساخت یہ ہے کہ جب ایک مضمون قبضہ کر لے دماغ پر جیسے تیز رفتار موٹر کو ایک دم دائیں بائیں موڑا نہیں جا سکتا اسی طرح یہ میری ساخت شروع ہی سے ایسی ہے اور اگر یہ نقص ہے تو اس نقص کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ نے مجھے اس منصب پر فائز فرمایا ہے کوئی ایسا نقص نہیں ہے جو عمر کے تقاضے سے بعد میں رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو۔ بچپن میں یہی حال تھا اور نماز میں بھولنے کی عادت مجھ میں اور میر محمود احمد صاحب اور نواب محمد احمد خان میں اس وقت سے مشترکہ عادت تھی۔ یہ باتیں تو لمبی ہیں کیوں بھولتے ہیں اور کیا واقعہ ہوتا ہے یہ میں کسی وقت شاید آئندہ بیان کر دوں۔ لیکن اتنا میں بتا دیتا ہوں کہ جو لوگ بے وجہ گھبرا گھبرا کر خط لکھتے ہیں آپ کو کچھ ہو گیا ہے، آپ کو کچھ ہو گیا ہے۔ ان کو کچھ ہو گیا ہے، مجھے کچھ نہیں ہوا۔ میرا بچپن سے یہی حال ہے۔ اگر اللہ کے نزدیک یہ عادت اور دماغ کی یہ خاص کیفیت خلافت کی راہ میں حائل ہونی ہوتی تو اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز خلیفہ نہ بناتا۔ اس لئے بچپن سے ہی یہی حال ہے۔ جب میں بعض خاص سوچوں میں الجھ جاؤں تو ناممکن ہے کہ ایک دم ان کا رخ دوسری طرف موڑ سکوں۔ اور یہی بات نواب محمد احمد خان میں مجھ سے زیادہ شدید پائی جاتی تھی حالانکہ بہت بڑے موجد اور بہت بڑے حکیم انسان تھے۔ تو یہ فلسفیوں کے متعلق جو کہانیاں سنی ہوئی ہیں آپ نے کہ سوئی بستر پر ڈال دی اور آپ کونے میں کھڑے ہو گئے، یہ لطیفے تو ہیں مگر درست بھی ہیں سوچوں کے ہجوم کی وجہ سے ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے اس کو کوئی بیماری نہ سمجھیں یہ ایک روزمرہ کے واقعات ہیں جو عام طور پر مفکرین سے وابستہ کئے جاتے ہیں، عام لوگوں میں نہیں کئے جاتے۔ میں اپنے آپ کو مفکرین کے شمار میں تو نہیں لاتا مگر بیماری وہی ہے جو مفکرین اور فلسفیوں کو ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے اس میں کسی قسم کی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ گھبرائیں تو یہ بیوقوفی ہے۔

بعض لوگوں نے مجھے یہاں تک لکھا ہے کہ آپ کو گویا وہ بیماری ہو گئی ہے جس کو آرٹیریو سکلروسس کہتے ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ کو آخری دنوں میں ہو گئی تھی۔ اس بیماری کی اور بھی علامتیں ہوتی ہیں۔ یہ بیماری جب شروع ہوتی ہے تو چند سالوں میں انسان کو بالآخر عقل کے لحاظ سے نہیں مگر دوسرے معاملات میں ناکارہ کر دیتی ہے اور میں نے ناکارہ ہونا ہوتا تو جس زمانے کی میں بات کر رہا ہوں یعنی مسجد مبارک میں جب ہم نماز پڑھا کرتے تھے میر محمود احمد اور میں اور ہم سب اور ہمیشہ تو نہیں مگر اکثر نماز کے بعد سجدہ سہو کرنا پڑتا تھا۔ تو اس وقت سے مجھے گزر جانا چاہئے تھا اس عالم فانی سے اور اس کے بعد میری سوچوں کو معطل ہونا چاہئے تھا۔ آرٹیریو سکلروسس کی بیماری تو ٹانگوں کا ستیاناس کر دیتی ہے اور اب تو مجھ میں اتنی طاقت نہیں مگر ایک زمانے میں ٹانگوں میں اتنی طاقت تھی کہ بہت تیز دوڑنے والوں کو بھی پیچھے چھوڑ جاتا تھا۔ اور یہ ذہنی بیماری اس وقت بھی تھی۔ سائیکل پر اتنا تیز چلتا تھا کہ مجھ سے بیس تیس سال چھوٹے تھے ان کو بھی چیلنج کرتا تھا کہ آؤ مقابلہ کر لو لیکن نہیں کر سکتے تھے جیسا کہ سویڈن میں ایک صاحب نے مجھ سے خود بیان کیا کہ آپ احمد نگر سے پیچھے سامان لادے آ رہے تھے۔ وہ مجھ سے بہت چھوٹے ہیں غالباً آج آئے ہوئے بھی ہیں یہاں ملاقات کے لئے سویڈن سے۔ کہتے ہیں آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا میں سائیکل پر تھا بالکل چھوٹا بچہ تھا۔ آپ نے کہا کرنا ہے مقابلہ؟ میں نے کہا پھر چلتے ہیں۔ کہتے ہیں شروع میں تو آپ ساتھ ساتھ رہے اس کے بعد اتنا پیچھے چھوڑ گئے کہ بہت ہی پیچھے رہ گیا میں۔ تو یہ بیماری آرٹیریو سکلروسس نہیں ہے۔ یہ لوگ جو طبیب بنے پھرتے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ آرٹیریو سکلروسس کیا چیز ہے۔ اس میں آج کھول کر بتا رہا ہوں خدا کے واسطے میرے ہمدرد بنے پھرنے والے لوگ مجھے یہ باتیں نہ لکھا کریں کیونکہ سوائے اس کے کہ ذہنی الجھن ہو مجھے اور کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچتا یا نقصان نہیں پہنچتا۔ جو کینیڈا کے سفر کے دوران کمزوری واقع ہوئی تھی اور جرمنی میں بھی اس کی تفصیل میں آپ کو بتاؤں تو آپ میں سے کمزور دل جو ہیں شاید ان کو دل کی تکلیف ہو جائے۔ اس قدر سخت بیماریوں میں جو محض دین کی خاطر لاحق ہوئیں یعنی گیمبیا کے حالات اور بعض دوسری پریشانیاں اتنا شدید بیماری کا حملہ ہوا ہے کہ میں حیران ہوں کہ میں نے اس کے باوجود سارے فرائض کیسے ادا کئے اور لوگوں کو تو پتہ ہی نہیں میرے دل پر کیا گزر رہی تھی، میرے جسم پر کیا گزر رہی تھی۔ مگر یہ گواہ ہے سب دنیا کہ میں نے اپنے فرائض میں ایک ذرہ بھی کمی نہیں آنے دی۔ ساری نمازیں باجماعت پڑھائی ہیں، تمام سوال و جواب کی مجلسوں میں بیٹھا ہوں۔ جماعت سے ملنے کے، فیملی ملاقاتوں کے سارے تقاضے پورے کئے ہیں۔ ایک ذرہ بھی ان میں کمی نہیں آئی۔ اور کن حالات میں کئے ہیں یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ جانتا ہے۔ اب لوگوں نے ہمدردی جتانے کے لئے کہ گویا میرے بہت زیادہ لگتے ہیں، آپ کمزور ہو گئے، آپ کمزور ہو گئے۔ ان کو یہ نہیں پتہ کہ اس کمزوری کے باوجود آپ کے فرائض تو پورے کر رہا ہوں۔ آپ کو اس سے کیا، میں کمزور ہوں یا نہ ہوں اللہ کے فضل سے جب تک زندہ ہوں آپ کے متعلق جو فرائض ہیں ان کو پورا کرتا رہوں گا۔ اب میں وہ دعائیہ کلمات پڑھتا ہوں اس کے بعد جمعہ ختم ہوگا۔ چونکہ ابھی وقت باقی تھا میں نے کہا یہ باتیں بھی ساتھ ہی کر لوں۔

SATELLITE WAREHOUSE

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

تاریخ احمدیت سے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے

امریکہ میں نظام "الوصیت" کے نفاذ کی پرزور تحریک

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۵ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے احمدیوں کے نام انگریزی میں ایک اہم پیغام ارسال فرمایا جس میں حضور نے نظام وصیت کے عظیم الشان مقصد پر روشنی ڈالی اور اسے امریکہ میں بھی جاری کرنے کی پرزور تحریک فرمائی۔ اس پیغام کا متن معہ ترجمہ درج ذیل ہے:

My dear brethern of America!

As you must all be aware the Promised Messiah (on whom be peace) published his testamentary directions in the document which is known as Al-Wasiyyat two years before his death. This is a document of great importance and must be carefully studied by every Ahmadi. I trust all of you have carefully read its English translation. If the English translation is not readily available to you I request Brother Khalil Ahmad Nasir to translate Al-Wasiyyat into English with such assistance from his colleagues as he may need and to distribute it to all of you as soon as may be. I hope that each of you on studying this document will be inspired with the eager desire to participate in the grand scheme set out therein which is so vital for the advancement of Islam and humanity.

When you study this document you will find that the scheme set out in it requires each member of the Movement who wishes to join it to bequeath in favour of the Central Ahmadiyya Association one tenth of his property or an amount in cash corresponding to one tenth of the value of his property or if he owns no substantial property that he should contribute in his lifetime one tenth of his weekly or monthly income to the Central Ahmadiyya Association for the propagation of Islam and for the promotion of human welfare. It is necessary that the document bequeathing the property or setting out the promise in respect of these contributions should make it clear that the bequest or contributions as the case may be are free from all conditions and limitations and that the donor or his heirs or executors will in no circumstances question the disposal or disbursement of the property or the income by the Central Ahmadiyya Association or by any other authority which may be set up for carrying out the purposes and objectives of the scheme.

Once you have studied the whole document carefully you will fully grasp its grand purpose and objective but I also request Brother Khalil Ahmad Nasir that he should arrange that the purpose and objective of Al-Wasiyyat should be explained to you by representatives of the Movement in detail at your respective centres. In compliance with the spirit of Al-Wasiyyat the Ahmadiyya Association of the United States of America will arrange for the purchase as early as may be of a suitable plot of land in some central locality which may be dedicated as a place of burial for those who make their wills in compliance with the conditions set out in Al-Wasiyyat and the rules promulgated from time to time by the Head of the Movement and the Central Ahmadiyya Association and Tahrik-i-Jadid. I am convinced that once this project is put into effect in the States, it will quickly gather force and thousands of your countrymen may even millions will in due course join this scheme and thus swell the numbers of those who shall continuously devote their efforts and substantial portions of their incomes and properties to the objects mentioned in Al-Wasiyyat.

As the number of such sincere and devoted Ahmadis increase it may become necessary to establish similar burial places in different parts of the country and this shall be done from time to time as necessity shall require.

The income derived from the property so bequeathed or from the sale thereof and from the contributions made in this behalf shall be disbursed as follows:-

(a) One half shall be remitted to the Central Ahmadiyya Association for the maintenance of Central institutions and for the propagation of Islam throughout the world including the United States of America where for a long time to come workers specially trained at the Centre will continue to be needed. The two central institutions responsible for carrying on the work of propagation of Islam are the Central Ahmadiyya Association and the Tahrik-i-Jadid. The funds to be devoted out of the said income remitted to the Centre for the propagation of Islam in various parts of the world will be divided between these two institutions in accordance with such instructions as may from time to time be laid down by the Head of the Movement.

(b) Of the remaining one half, three quarters will be devoted to the propagation of Islam in the States and one quarter shall be devoted to the promotion of the welfare of the poorer and more backward of our brethren wherever they may be, preference being given to making provision for their education and training.

As soon as I receive intimation through the representatives of the Movement among you that a substantial number of you are eager to join the scheme set out in Al-Wasiyyat I shall proceed to appoint a committee for the purpose of selecting a site for the first burial ground under the scheme and for carrying out of the preliminary work necessary for putting the scheme into effect in the United States and for making provision for the scheme and its purposes being effectively carried out in perpetuity. Every person who makes a will or promises to make the minimum contribution under this scheme will, subject to the bequest being carried into effect or the contributions having been duly remitted, as the case may be, be entitled to be buried in one of the bruial places dedicated for this purpose in the States or, in case he dies in India in the burial place at Qadian, or, in case he dies in Pakistan, in the burial place at Rabwah, if his body is transported to the site of one of these burial places at the cost of his estate and there are no legal or other impediments in the way of the fulfilment of this purpose. It shall, however, be made clear in the will or in the document setting out the promise in respect of the said contributions, that failure to comply with this condition shall not operate to invalidate or otherwise affect the bequest or give rise to any claim in respect of the contributions made. Provision shall further be made that the Central Ahmadiyya Association shall take steps to have the names of all persons who have joined the scheme and on whose behalf its conditions have been fulfilled inscribed at suitable places in the burial places at Qadian or Rabwah and also that these names shall be inscribed as a record copies of which shall be made available in principal Ahmadiyya Centres so that future generations of Ahmadis may be prompted to pray for the souls of their departed brethren who had devoted themselves and their substance to the service of Islam and humanity.

It is essential and full care must be taken that the carrying into effect of the whole of this scheme shall be in accordance with the law of the United States of America so that no objection on that score should at any time operate to defeat or discount the purposes of this scheme.

As stated in Al-Wasiyyat this system will multiply its beneficence and shall prove the means of the uplift of all the weaker sections of humanity and for the spread of general prosperity and the promotion of human welfare. Any system which is based on coercion or compulsion cannot achieve the same result. The scheme set out in Al-Wasiyyat being purely voluntary and a free gift for the service of Islam and humanity will carry with it moral and spiritual benefits which may be lacking in any other system.

In course of time country after country will proceed to adopt this scheme and through this process God's name will be glorified throughout the world more particularly on behalf of those who become the recipients of spiritual, moral and material benefits under its operation.

The scheme is already in operation in Pakistan and India. I hope and pray that the United States of America may prove to be the third country to adopt this scheme and thus lay the foundations for the promotion of the welfare of humanity on an ever expanding scale: Amen

Brethren! We are weak but our God is strong and Almighty. We can do but little, but He can do everything. Be sure that His help is speeding towards you. Indeed, He Himself stands at your door waiting to enter. Spring up therefore and open wide your doors for Him to enter. When God enters your homes and fills your hearts, life will become radiant for you and you will be glorified on earth as He is glorified in the Heavens. May God be with you. Amen

ترجمہ:

میرے عزیز امریکن بھائیو!

جیساکہ آپ سب کو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے دو سال قبل وصیت کے طور پر ضروری ہدایات اس دستاویز کی شکل میں شائع فرمادی

تھیں جو "الوصیت" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ دستاویز بہت اہم ہے۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اس کا ضرور مطالعہ کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ سب نے اس کا انگریزی ترجمہ بغور مطالعہ کر لیا ہوگا۔ اگر اس کا انگریزی ترجمہ آپ لوگوں کو بآسانی دستیاب نہ ہو سکتا ہو تو میں برادرم خلیل احمد صاحب ناصر کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے ساتھیوں کی مدد سے "الوصیت" کا جلد از جلد ترجمہ کر کے آپ سب میں اسے تقسیم کرادیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس دستاویز کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ میں سے ہر ایک میں یہ شدید خواہش پیدا ہوگی کہ وہ بھی اس عظیم الشان تحریک میں جو اس میں بیان کی گئی ہے اور جو اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے نہایت درجہ اہمیت کی حامل ہے شامل ہونے کی سعادت حاصل کرے۔

اس دستاویز کا مطالعہ کرنے پر آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ اس میں جو سکیم بیان کی گئی ہے اس کے مطابق جماعت کے ہر فرد سے جو اس میں حصہ لینا چاہتا ہے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی جائیداد کا دسواں حصہ یا جائیداد کی قیمت کے دسویں حصہ کے برابر نقد رقم بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرے یا اگر اس کی کوئی قابل ذکر جائیداد نہ ہو تو وہ اپنی زندگی میں اپنی ہفتہ وار یا ماہوار آمد کا دسواں حصہ اشاعت اسلام اور انسانی فلاح و بہبود کی خاطر صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہے۔ یہ ضروری ہے کہ اس تحریر میں جو جائیداد کی وصیت کے طور پر لکھی جائے یا جس کے ذریعہ چندہ وصیت کی ادائیگی کا وعدہ کیا جائے۔ یہ امر بالصراحت مذکور ہو کہ جائیداد کی وصیت یا چندہ وصیت کی ادائیگی ان میں سے جو بھی صورت ہو ہر قسم کی شرائط اور پابندیوں سے آزاد ہوگی۔ اور موصی یا اس کے وارث یا اس کے مقرر کردہ منصرم وصیت کردہ جائیداد یا آمدنی کے مصرف یا خرچ پر کوئی اعتراض نہ کر سکیں گے۔ صدر انجمن احمدیہ یا کوئی اور بااختیار ادارہ جو اس سلسلہ میں قائم کیا جائے اس تحریک کے اغراض و مقاصد کے تحت جائیداد یا وصول شدہ چندہ جات کو خرچ کرنے کا پوری طرح مجاز ہوگا۔

بہ تمام و کمال اور بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس دستاویز کا عظیم الشان مقصد اور اس کی اغراض آپ لوگوں کو معلوم ہو جائیں گی تاہم میں برادرم خلیل احمد صاحب ناصر کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس بات کا انتظام کریں کہ آپ کے مختلف مراکز میں سلسلہ کے نمائندے "الوصیت" کا مقصد اور اس کی اغراض تفصیل کے ساتھ آپ لوگوں کو سمجھا دیں۔ "الوصیت" کے منشاء کے مطابق ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی جماعت احمدیہ جتنی جلدی ممکن ہو سکا کسی مرکزی علاقہ میں ایک موزوں قطعہ زمین خریدنے کا انتظام کریگی۔ یہ قطعہ زمین قبرستان کے طور پر ان لوگوں کے لئے مخصوص ہوگا جو "الوصیت" میں بیان کردہ شرائط اور ان قواعد کے مطابق جو امام جماعت احمدیہ اور صدر انجمن اور تحریک جدید کی طرف سے نافذ ہوں، وصیت کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ریاست ہائے متحدہ میں ایک دفعہ

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
☆.......☆.......☆
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

جاری ہونے کے بعد یہ سکیم انشاء اللہ تقویت حاصل کرے گی اور رفتہ رفتہ تمہارے ہزار نہیں بلکہ لاکھوں ہم وطن اس میں شامل ہو جائیں گے اور اس طرح ان لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائیگا جو اپنی مساعی اور آمدنیوں اور جائیدادوں کا ایک معقول حصہ "الوصیت" کے اغراض و مقاصد کے لئے وقف کریں گے۔

جوں جوں ایسے مخلص اور فدائی احمدیوں کی تعداد بڑھے گی اس امر کی ضرورت محسوس ہوگی کہ ملک کے مختلف حصوں میں ایسے ہی قبرستان قائم کئے جائیں۔ چنانچہ حسب ضرورت مختلف اوقات میں ایسے قبرستانوں کا قیام عمل میں آتا رہے گا۔

ایسی وصیت کردہ جائیداد سے اس کی فروخت یا چندہ جات سے جو آمدنی ہو اس کو حسب ذیل طریق پر خرچ کیا جائے۔

(الف) : اس آمدنی کا نصف حصہ مرکزی اداروں کو چلانے اور دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا کام کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کو ارسال کیا جائے گا اس میں امریکہ بھی شامل ہوگا کیونکہ امریکہ میں ابھی لمبے عرصے تک اسلام کے ایسے خادموں کی ضرورت محسوس ہوتی رہے گی جو خاص طور پر مرکز کے تربیت یافتہ ہوں وہ مرکزی ادارے جن کے ذمہ اشاعت اسلام کا کام ہے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں تبلیغ اسلام کی غرض سے مذکورہ بالا آمدنی کا جو حصہ مرکز میں ارسال کیا جائے گا اسے امام جماعت احمدیہ کی ان ہدایات کے مطابق جو وقتاً فوقتاً جاری کریں گے ان دونوں اداروں میں تقسیم کیا جائے گا۔

(ب) : آمدنی کے باقی نصف حصے میں سے تین چوتھائی رقم ریاست ہائے متحدہ میں تبلیغ اسلام پر خرچ کی جائے گی باقی کی چوتھائی رقم ہمارے غریب اور پسماندہ بھائیوں کی فلاح و بہبود کے لئے وقف ہوگی۔ جہاں کہیں بھی ایسے بھائی ہوں گے اُن پر یہ رقم خرچ کی جائے گی۔ اور اس ضمن میں ان کی تعلیم و تربیت کے انتظام کو مقدم رکھا جائیگا۔

جونہی جماعت کے نمائندوں کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملے گی کہ آپ لوگوں میں سے ایک خاصی تعداد ایسے احباب کی ہے جو "الوصیت" کی بیان کردہ تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں، میں ایک کمیٹی قائم کرنے کا انتظام کروں گا۔ اس کے قیام کا مقصد یہ ہوگا کہ اس سکیم کے تحت اولین قبرستان کے لئے جگہ منتخب کی جائے اور اس سکیم پر عملدر آمد کے لئے ضروری اور ابتدائی انتظامات کئے جائیں اور اس اَمر کا اہتمام کیا جائے کہ اس سکیم اور اس کے مقاصد کو مؤثر طریق پر ہمیشہ کے لئے جاری رکھا جاسکے۔ ہر وہ شخص جو وصیت کرے گا یا اس سکیم کے قواعد کے بموجب کم سے کم شرح کے مطابق چندہ دینے کا وعدہ کریگا، وہ اس شرط پر کہ اس کی وصیت پوری ہو جائے یا حسب قواعد چندہ جات کی ادائیگی عمل میں آ جائے۔ دونوں صورتوں میں اس بات کا حقدار ہوگا کہ ایسے قبرستانوں میں سے کسی ایک قبرستان میں دفن کیا جائے جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اس غرض کے لئے قائم ہو جائیں گے۔ اور اس صورت میں کہ اس کی موت ہندوستان میں واقع ہو تو وہ قادیان کے قبرستان میں یا اگر پاکستان میں ہو تو ربوہ کے قبرستان میں دفن ہو سکے گا۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ اس کی نعش ان قبرستانوں میں سے کسی ایک قبرستان تک پہنچانے کے لئے اخراجات اس کے اپنے ترکہ یا جائیداد سے پورے کئے جائیں۔ اور اس کی راہ میں کوئی قانونی یا کوئی اور رکاوٹ حائل نہ ہو۔ وصیت یا چندہ جات کے وعدے کے ضمن میں جو تحریر لکھی جائے گی اس میں یہ صراحت کی جائے گی کہ اس شرط کے پورا نہ ہو سکنے کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ وصیت کو ناجائز یا خلاف قاعدہ قرار دیا جاسکے گا یا اس کے جائز یا قانونی حیثیت پر کوئی حرف آسکے گا یا ادا کردہ چندوں کے بارہ میں کسی مطالبہ یا دعویٰ کا جواز پیدا ہو سکے گا۔

صدر انجمن ایسے تمام اشخاص کے نام جنہوں نے اس سکیم میں شامل ہونے کے بعد اسکی تمام شرائط کو پورا کر دیا ہوگا قادیان یا ربوہ کے قبرستانوں میں مناسب جگہ پر کندہ کرانے کا انتظام کرے گی۔ نیز ان کے نام ایک ریکارڈ کی شکل میں بھی محفوظ رکھے جائیں گے جن کی نقول بڑے بڑے احمدیہ مراکز میں بھی رکھی جائیں گی تاکہ احمدیوں کی آنے والی نسلوں کو اپنے ان وفات یافتہ بھائیوں کی روحوں کے واسطے دعا کی تحریک ہوتی رہے جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اموال کو اسلام اور انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کیا۔ یہ امر بہت ضروری ہے کہ اس بارے میں پوری احتیاط کی جائے کہ اس تمام سکیم پر عمل درآمد کے وقت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے رائج الوقت قوانین کو پوری طرح ملحوظ رکھا جائے تا اس بناء پر کسی وقت بھی کوئی اعتراض پیدا ہو کر اس سکیم یا اس کے مقاصد کو ناکام نہ بنا سکے۔

جیسا کہ "الوصیت" میں بیان کیا گیا ہے وصیت کی اس سکیم کے فوائد اور رنگ میں بھی ظاہر ہونگے اور بالآخر یہ انسانیت کے کمزور طبقوں کو اٹھانے اور انسانی فلاح و بہبود اور خوشحالی کو ترقی دینے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ کوئی نظام بھی جس کی بنیاد جبر واکراہ پر ہو اس مقصد میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ الوصیت میں جو سکیم پیش کی گئی ہے خالصۃً طوعی اور رضاکارانہ ہے اور خدمت اسلام کے ایک اجر کا درجہ رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے جو اخلاقی اور روحانی فوائد اس تحریک کے ساتھ وابستہ ہونگے تمام دوسرے نظام اِن سے محروم ہیں۔

رفتہ رفتہ ایک ملک کے بعد دوسرا ملک اس تحریک کو اپنانے کے لئے آگے آتا رہے گا اور اس طرح ان لوگوں کی طرف سے جو اس سکیم کے ذریعہ روحانی، اخلاقی اور مادّی فوائد سے متمتع ہونگے دنیا میں خدا کا نام بلند ہوتا رہے گا۔

اس تحریک پر پاکستان اور ہندوستان میں پہلے سے عمل ہو رہا ہے۔ میری خواہش ہے اور میں اس کے لئے دعا بھی کرتا ہوں کہ تحریک کو اپنانے والے ممالک میں سے امریکہ تیسرا ملک ثابت ہو اور اس طرح وہ وسیع سے وسیع تر پیمانے پر انسانیت کی فلاح و بہبود اور اس کی ترقی کی بنیادیں استوار کرنے میں حصہ لے۔ آمین

برادران! ہم کمزور اور ناتواں ہیں۔ لیکن ہمارا خدا طاقتور اور ہمہ قوت ہے۔ ہمارے بس میں کچھ نہیں لیکن وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ یقین رکھو کہ اس کی مدد تمہاری طرف دوڑی آرہی ہے۔ بلاشبہ وہ خود تمہارے دروازے پر کھڑا ہے اور اندر داخل ہونا چاہتا ہے۔ پس اٹھو اور اپنے دروازے کھول دو تاکہ وہ اندر آجائے۔ جب وہ تمہارے گھروں میں داخل ہو جائے گا اور تمہارے دلوں میں سما جائے گا تو زندگی تمہارے لئے منور ہو جائے گی۔ اور دنیا میں تم اسی طرح عزت دئے جاؤ گے جس طرح آسمانوں میں اس کو عزت اور عظمت حاصل ہے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو"۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے یہ خصوصی پیغام چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج امریکہ مشن کو ارسال فرمایا اور اس مبارک تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بذریعہ مکتوب بعض ضروری ہدایات دیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے امریکہ کے بعد اگلے سال انڈونیشیا کی احمدیہ جماعتوں کو بھی نظام وصیت کی ترویج کی طرف توجہ دلائی جس کے خوشکن اثرات رونما ہونے شروع ہو گئے۔ جس پر حضور نے ۲۰ر جون ۱۹۵۶ء کو خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظام وصیت جاری فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت رکھ دی کہ باوجود اس کے کہ انجمن کے کام ایسے ہیں جو دلوں میں جوش پیدا کرنے والے نہیں پھر بھی صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ تحریک جدید کے بجٹ سے ہمیشہ بڑھا رہتا ہے کیونکہ وصیت ان کے پاس ہے۔ اس سال کا بجٹ بھی تحریک جدید کے بجٹ سے دو تین لاکھ زیادہ ہے حالانکہ تحریک کے پاس اتنی بڑی جائیداد ہے کہ اگر وہ جرمنی میں ہوتی تو ڈیڑھ دو کروڑ روپیہ سالانہ ان کی آمدنی ہوتی مگر اتنی بڑی جائیداد اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کرنے کی جوش دلانے والی صورت کے باوجود محض وصیت کے طفیل صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ تحریک جدید سے بڑھا رہتا ہے۔ اس لئے اب وصیت کا نظام میں نے امریکہ اور انڈونیشیا میں بھی جاری کر دیا ہے اور وہاں سے اطلاعات آرہی ہیں کہ لوگ بڑے شوق سے اس میں حصہ لے رہے ہیں......

میں نے سمجھا کہ چونکہ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ایک نظام ہے اگر اس نظام کو بیرونی ملکوں میں بھی جاری کر دیا جائے تو وہاں کے مبلغوں کے لئے اور مسجدوں کے لئے بہت بڑی سہولت پیدا ہو جائے گی"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، ۱۰ر جولائی ۱۹۵۶ء)

جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے مندرجہ بالا پیغام سے عیاں ہے کہ آپ کی دلی تمنا اور خواہش تھی کہ برصغیر پاک و ہند کے بعد نہ صرف امریکہ اور انڈونیشیا بلکہ ساری دنیا کے ممالک میں نظام وصیت کا قیام عمل میں آجائے۔ سو الحمدللہ حضور نے ۱۹۵۵ء میں جو آواز بلند کی تھی اس کی گونج اب آہستہ آہستہ ساری دنیا میں سنائی دینے لگی ہے۔ چنانچہ وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ کے ریکارڈ کے مطابق جنوری ۱۹۸۴ء تک برصغیر پاک و ہند سے باہر موصیوں کی تعداد '۱۵۹۷' تک پہنچ چکی ہے جن میں سے ۲۶۰ موصی شمالی و جنوبی امریکہ میں ہیں بقیہ ممالک کے موصیان کی تعداد حسب ذیل ہے:

یورپ ۴۰۷، افریقہ ۴۱۰، ممالک بحر ہند و آسٹریلیا، فجی، جاپان ۶۳، انڈونیشیا ۲۲۴، ممالک شرق اوسط ۱۷۰)

(تاریخ احمدیت جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۴ تا ۱۱۴)

"الوصیت" کے بابرکت نظام میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تاہم اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ احباب و خواتین کو باربار یاددہانی کروائی جائے۔ اور اس بابرکت نظام میں شمولیت کے لئے مؤثر تحریک ہوتی رہے۔ اللھم زد و بارك

☆......☆......☆

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں

محبت و پیار اور اسلامی وقار کے پرکیف ماحول میں ۱۰۶۔ جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

MTA کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور افتتاحی و اختتامی خطابات

ہندوستان سمیت ۲۶ ممالک کے نمائندگان کی شرکت۔ نماز تہجد باجماعت نمازوں اور درس کے پرکیف روحانی مناظر
سابق وزیر مملکت برائے خارجہ امور جناب آر۔ ایل۔ بھاٹیہ، پنجاب کے پبلک ریلیشن منسٹر جناب سیوا سنگھ سیکھواں، حلقہ قادیان کے ایم۔ ایل۔ اے صاحبان کی شرکت
علماء سلسلہ اور نو مبایعین کی پر عزم اور ولولہ انگیز تقاریر۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور ملکی اخبارات و پریس کے نمائندگان کی شرکت۔ میٹنگ داعیان الی اللہ اور مجلس شوریٰ کا انعقاد

(رپورٹ: سلطان احمد صاحب ظفر۔ انچارج مبلغ حیدر آباد)

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ بھارت کا ۱۰۶واں جلسہ سالانہ ۱۸ر دسمبر کو شروع ہو کر شاندار اسلامی روایات اور پیار و محبت کے روح پرور اور روحانی ماحول میں ۲۰ر دسمبر کو سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ رہی کہ امسال پہلے سالوں کی نسبت کثیر تعداد میں نو مبایعین شامل ہوئے جن کا تعلق پنجاب، ہریانہ، ہماچل پردیش، آندھرا، کرناٹک، راجستھان، بنگال، اڑیسہ، یوپی، بہار، آسام اور دیگر کئی صوبوں سے تھا۔ یہ نو مبایعین اپنے مرکز کو دیکھ کر پھولے نہیں سما رہے تھے۔ اور اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ ایسے روحانی ماحول میں اور ایسی روحانی جماعت میں داخل ہونے کی ان کو توفیق ملی ہے۔ نئی بیعت کرنے والوں کے علاوہ گزشتہ سالوں کی نسبت کہیں زیادہ غیر احمدی زیر تبلیغ بھائیوں نے بھی شرکت کر کے بیعتیں کیں۔

افتتاحی اجلاس:

افتتاحی اجلاس ٹھیک دس بجے شروع ہوا۔ محترم مولانا محمود احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا نے صدارت فرمائی اور لوائے احمدیت لہرایا۔ لوائے احمدیت لہراتے ہی نعرہ ہائے تکبیر سے فضا گونج اٹھی۔ موسم اگرچہ ٹھنڈا اور ابر آلود تھا لیکن شمع احمدیت کے پروانے نہایت جوش اور ولولے کے ساتھ جلسہ گاہ میں موجود قرآن مجید کی تلاوت سننے کے منتظر تھے۔ محترم مولانا محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے تلاوت قرآن مجید کی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم مبارک احمد صاحب عارف آف جرمنی نے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا منظوم کلام ؎

ہے دست قبلہ نما لاالٰہ الا اللہ
ہے درد دل کی دوا لاالٰہ الا اللہ

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ محترم مولانا محمود احمد صاحب کے افتتاحی خطاب اور دعا کے بعد پہلی تقریر "توحید باری تعالیٰ اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب سابق امیر صوبائی آندھرا نے فرمائی۔ دوسری تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے "آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ" کے عنوان پر فرمائی۔

ہر دو تقاریر کے درمیان مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ آخر پر محترم مولانا سیوطی عزیز صاحب مشنری انچارج انڈونیشیا اور محترم مولانا محمد اسماعیل خورشید صاحب آف جماعت احمدیہ ملائشیا نے اپنے تاثرات و خیالات کا اظہار فرمایا

دوسرا اجلاس:

پہلے دن کا دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک اڑھائی بجے شروع ہوا۔ محترم چوہدری محمد نسیم صاحب امیر صوبائی یوپی نے صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید حافظ شمس الحق صاحب آسامی نے کی اور ترجمہ خاکسار سلطان احمد ظفر نے سنایا۔ عزیز ایس ناصر صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نعت ؎

اے شاہ مکی و مدنی سید الوریٰ

نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ اس ایمان افروز نعت کے بعد محترم مولانا محمد الیاس منیر صاحب جو اسیر راہ مولیٰ رہ چکے ہیں نے دور اسیری اور معجزانہ رہائی کے ایمان افروز حالات سنا کر حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر جلسہ سالانہ قادیان کے لئے Live پروگرام

ٹھیک ساڑھے تین بجے محمود ہال لندن سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر جلسہ سالانہ قادیان کے لئے Live پروگرام زیر صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولانا فیروز عالم صاحب نے کی اور ترجمہ سنایا۔ بعدہ مکرم مولانا نسیم احمد صاحب باجوہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نہایت ایمان افروز منظوم کلام ؎

لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں

خوش الحانی سے سنایا۔ نظم کے بعد ٹھیک ۴ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب شروع ہوا۔ حضور انور نے بھارت میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور مخالفین احمدیت کی حسرت و ناکامی کا نہایت مؤثر رنگ میں ذکر فرمایا۔ اور احباب جماعت کو نو مبایعین کی تربیت کرنے اور دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی (حضور کے خطاب کا خلاصہ الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے)۔ حضور انور نے خطاب کے بعد افتتاحی دعا کروائی اور پھر نعرہ ہائے تکبیر اور درود کی گونج کے دوران سٹیج سے تشریف لے گئے۔

دوسرا روز پہلا اجلاس:

۱۹ر دسمبر کو دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت محترم چوہدری محمد شریف صاحب اشرف ایڈیشنل وکیل المال لندن نے فرمائی۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نے تلاوت قرآن مجید کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اور نظم مولوی رفیق احمد صاحب مدراسی نے پیش کی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر سے قبل امریکہ سے تشریف لانے والے سنت گوربچن سنگھ جی کملی والے کا تعارف محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے کرایا۔ سنت جی بھی محترم ناظر صاحب کے ساتھ سٹیج پر کھڑے تھے۔ موصوف حضور انور سے لندن اور ٹورانٹو میں ملاقات کر چکے ہیں۔

پہلی تقریر "سیرت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے عنوان پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے کی۔ دوسری تقریر محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی "برکات خلافت" کے عنوان پر تھی۔ بعدہ عزیز ابن شفیق صاحب نے نہایت خوش الحانی سے نعت سنائی ؎

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیك الصلوٰة علیك السلام

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج کیرالہ نے "جماعت احمدیہ پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات" پر کی۔

خطبہ جمعہ و دوسرا اجلاس:

پہلے اجلاس کے بعد ٹھیک سوا دو بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ کے ساتھ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔ بعد نماز عصر آپ نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم، ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جمعہ کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم مولانا محمد الیاس منیر صاحب، اسیر راہ مولیٰ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ڈاکٹر مولوی نور الاسلام صاحب آف قادیان نے کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم مبلغ سلسلہ نے نظم پیش کی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد، ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے "بہتر فرقوں کا اندرونی خلفشار اور فرقہ ناجیہ کی پہچان" کے عنوان پر کی۔ مکرم مقصود علی خان صاحب نے کلام محمودؓ سے نظم سنائی۔ محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ نے "مالی قربانیوں میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں تعارفی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ محترم مولانا حامد کریم صاحب مشنری انچارج پولینڈ اور محترم مولانا صالح احمد صاحب مشنری انچارج بنگلہ دیش نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شام ساڑھے چھ بجے حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سنا اور دیکھا گیا۔

تیسرا دن، پہلا اجلاس:

تیسرے اور آخری روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی محترم داؤد احمد صاحب کاہلوں صدر مجلس انصار اللہ جرمنی کی زیر صدارت مکرم مولوی مخدوم شریف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوت اور ترجمہ سے شروع ہوئی۔ مکرم مغفور احمد صاحب قمر ربوہ نے نظم پیش کی۔ محترم ڈاکٹر سید طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ نے "Our Social and Developmental Problems and their solution in the light of Islamic Teachings" کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے بزبان پنجابی "اسلام میں تمام پیشوایان مذاہب کا احترام" کے عنوان پر کی۔ آخر پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب صدر مجلس وقف جدید قادیان نے بعنوان "آزادی ہند اور جماعت احمدیہ" تقریر کی۔

تعارفی تقاریر میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے "جرمنی میں دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات" کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسی طرح مکرم عبدالرشید صاحب حیدر آبادی صدر جماعت نارتھ لندن نے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روزانہ کی مصروفیات کی جھلک پیش کی۔

دوسرا اجلاس:

جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان ٹھیک اڑھائی بجے شروع ہوا۔ مکرم اکبر خان صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے تلاوت قرآن کریم کی جس کا ترجمہ مولوی عنایت اللہ صاحب نے سنایا۔ نظم مکرم ایس ناصر صاحب اور ساتھیوں نے پیش کی۔

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے سرکاری وغیر سرکاری ادارہ جات کے تعاون کے ساتھ ساتھ تمام ڈیوٹیاں دینے والے خدام کا بھی شکریہ ادا کیا۔ بعدہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔

لندن سے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے اختتامی پروگرام

ٹھیک ساڑھے تین بجے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر محمود ہال لندن سے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے Live پروگرام نشر ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کے سٹیج پر رونق افروز ہوتے ہی مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے تلاوت قرآن مجید پیش کی جس کا ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل نے سنایا۔ مکرم محمد الیاس صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عارفانہ منظوم کلام پیش کیا۔ اس نظم کے بعد ناصرات الاحمدیہ لندن نے ترانہ پیش کیا اور پھر حضور انور نے ٹھیک چار بجے اختتامی خطاب شروع فرمایا۔ حضور انور نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۸۹۷ء کے جلسہ سالانہ کی تقاریر سے مبارک تحریرات کی روشنی میں خطاب فرمایا۔ حضور کا یہ ایمان افروز خطاب چھ بجے شام تک جاری رہا۔ (اس کا خلاصہ الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے) حضور انور نے خطاب کے بعد اختتامی دعا کروائی جس میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے توسط سے دنیا بھر کے ۱۵۴ ممالک کے احمدیوں نے شرکت کی۔

تہجّد اور درس:

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں نماز تہجد اور بعد نماز فجر درس کا اہتمام رہا۔ نماز تہجد ٹھیک پانچ بجے صبح ادا کی جاتی رہی۔ احباب جماعت غلبہ اسلام اور احمدیت کی ترقی اور مخالفین احمدیت کی ہدایت کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ مسجد اقصیٰ میں مردوں کے لئے اور مسجد مبارک میں خواتین کے لئے نماز باجماعت کا انتظام رہا۔

تربیتی اجلاس:

مورخہ ۱۸ر دسمبر، نماز مغرب و عشاء اور کھانے سے فراغت کے بعد مسجد اقصیٰ میں مکرم مولانا محمد انعام غوری

صاحب کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر نے بالخصوص نومبایعین کو ملحوظ رکھتے ہوئے بعض تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے والوں کو نصائح آسان زبان میں سمجھا کر سنائیں۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری، ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بعض اعتراضات اور ان کے جوابات موقعہ کی مناسبت سے بیان کئے اور بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔

نومبایعین کی ایمان افروز تقاریر:

مورخہ ۲۰ر دسمبر کو ایک جلسہ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا جس میں پنجاب، ہریانہ، ہماچل، دہلی، راجستھان، کیرالہ، بنگال، آندھرا اور اڑیسہ کے نومبایعین نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ سیکرٹری جلسہ کے فرائض مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے ادا کئے۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ نظر آتی تھی کہ ہر نومبایع کے اندر ایک خاص قسم کا عزم و ولولہ پایا جاتا ہے اور وہ تبلیغ احمدیت کے جوش سے بھرا ہوا ہے۔

میٹنگ دعوت الی اللہ:

مورخہ ۱۹ر دسمبر کو جلسہ سالانہ کے درمیانے دن رات ساڑھے آٹھ بجے مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی صدارت میں تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام اور تمام صوبوں کے نگران دعوت الی اللہ کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اس موقع پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری، ناظر دعوۃ و تبلیغ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دعوت الی اللہ سے متعلق بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ مختلف حضرات نے اپنے اپنے مشورے پیش کئے اور یہ میٹنگ اس سال کے چھ لاکھ کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کا عزم صمیم لے کر ختم ہوئی۔ محترم صدر اجلاس نے خطاب کے بعد دعا کرائی۔

مہمانان کرام:

امسال بفضلہ تعالیٰ ہندوستان بھر کے علاوہ ۲۶ ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی۔ آخری روز کی حاضری ۶۴۰۸ تھی جن میں سے کثیر تعداد میں نومبایعین شامل تھے۔ امسال مہمانان کرام کشمیر، راجستھان، دہلی، پنجاب، اور ہریانہ کے علاقوں سے بذریعہ سپیشل بسوں، ٹرکوں اور ویگنوں وغیرہ کے تشریف لائے۔ جن ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

نیپال، بنگلہ دیش، پاکستان، سری لنکا، بھوٹان، برطانیہ، جرمنی، کینیڈا، امریکہ، انڈونیشیا، ماریشس، آسٹریلیا، سویڈن، مصر، ترکی، فرانس، ہالینڈ، شارجہ، ملیشیا، پولینڈ، زمبابوے، برازیل، سعودی عرب، دبئی، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ۔

پہلے روز کے اجلاس میں جناب آر۔ ایل۔ بھاٹیہ سابق وزیر خارجہ ہند نے شرکت کی جبکہ آخری روز جناب سردار سیوا سنگھ سیکھواں منسٹر آف پبلک ریلیشنز پنجاب نے شرکت کی اور گورونانک دیو یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کے ہیڈ سردار ہردیو سنگھ ورک خاص طور پر جناب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق اپنا تحریر کردہ ایک مضمون "A genious, called Abdussalam" چھپوا کر ساتھ لائے اور اسٹیج پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی خدمت میں پیش کیا جسے آپ نے شکریہ کے ساتھ قبول فرماتے ہوئے بیرونی مہمانان سے درخواست کی کہ وہ اس مضمون کو اپنے ساتھ لے کر جائیں۔ اسی طرح ایم ایل اے حلقہ قادیان جناب نتھا سنگھ دالہ، اور قادیان ہی کے دو اور سابق منسٹرز سردار تریپت راجندر سنگھ صاحب اور سردار پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی۔ اور چیف دیوان خالصہ سردار کرپال سنگھ صاحب امرتسر اور دیو جی ٹکسال کے چیف سیکرٹری اور ان کے چند ساتھی بھی اس موقع پر تشریف لائے۔ نیز امریکہ سے تشریف لانے والے سنت گوربچن سنگھ صاحب کملی والے کا بھی محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے سٹیج پر تعارف کروایا۔ جلسہ میں دیگر چیدہ غیر مسلم بھائی بھی شامل ہوتے رہے۔

پریس اینڈ پبلیکیشنز:

دُوردرشن، زی ٹی وی اور بی بی سی کے علاوہ ملک بھر کے ۲۲ اخبارات کے نمائندوں نے اس موقع پر حاضر ہو کر جلسہ سالانہ اور جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل کیا۔ دُوردرشن، زی ٹی وی اور بی بی سی نے اپنی خبروں میں نمایاں رنگ میں جلسہ کی خبریں نشر کیں۔ جبکہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ ہندوستان نے اس موقعہ پر جلسہ کی تمام کارروائی ریکارڈ کی۔ ہند سماچار اور پنجاب کیسری نے اپنی ۱۸ر دسمبر کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کے متعلق ایک تفصیلی مضمون شائع کیا۔

قیام و طعام کے انتظامات:

جلسہ سالانہ کے ایام میں ۱۴ر دسمبر سے ۲۳ر دسمبر تک جلسہ سالانہ کے زیر انتظام کھانے کا انتظام رہا۔ کل ۱۳ قیام گاہوں میں مہمان ٹھہرائے گئے جہاں ان کے قیام و طعام کا احسن انتظام رہا۔ نومبایعین کو سرمائی لحاف فراہم کئے گئے اور چائے کا بھی انتظام رہا۔ الحمدللہ کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں بجلی اور پانی کا بھی بہتر انتظام رہا۔ قیامگاہوں میں پرالی جلسہ سے قبل بچھادی گئی تھی۔ اسی طرح وقار عمل کے ذریعہ راستوں کی صفائی وغیرہ کا انتظام بھی رہا۔ یہ تمام انتظامات مکرم چوہدری محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں آپ کے جملہ معاونین نے بحسن و خوبی سرانجام دیئے۔

جلسہ گاہ کو نہایت خوبصورتی سے قناتوں اور مختلف بینروں سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج پر آزادی ہند کی گولڈن جوبلی کی مبارکباد پر مشتمل بینر آویزاں تھا۔ دوران جلسہ پانچ زبانوں میں تقاریر کے رواں ترجمہ کا انتظام تھا۔ لاؤڈ سپیکر اور جلسہ گاہ کے دیگر انتظامات مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب افسر جلسہ گاہ کی زیر نگرانی آپ کے جملہ معاونین نے سرانجام دیئے۔

شعبہ خدمت خلق کے افسر مکرم ماسٹر مبشر احمد صاحب ایم اے، صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ آپ نے اپنے جملہ معاونین کے ہمراہ گیٹ مسجد مبارک، جلسہ گاہ نیز تمام قیام گاہوں میں سکیورٹی کا فریضہ سرانجام دیا۔ نیز اسی شعبہ نے رجسٹریشن کا کام بھی نہایت عمدگی کے ساتھ کیا۔

مجلس شوریٰ:

مورخہ ۲۱ر دسمبر کو مسجد اقصیٰ میں صبح ۱۰ بجے سے شام چھ بجے تک جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی نویں مجلس مشاورت کا انعقاد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ جس میں ۸۶ جماعتوں کے ۱۵۵ نمائندگان نے شرکت فرمائی اور شوریٰ کے ایجنڈا کے مطابق مرکزی انجمنوں کے سالانہ بجٹ اور دیگر تعلیمی و تربیتی تجاویز پر بحث و تمحیص کے بعد سفارشات مرتب کیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکات سے تمام شرکاء کو وافر حصہ دے اور آئندہ سال کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جلسہ کی حاضری کا جو ٹارگٹ دیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اسے پورا کرنے کی توفیق دے۔ تمام قارئین سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

☆......☆......☆

دفتر الفضل انٹرنیشنل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور دیا کریں۔

(مینجر)

بقیہ: مختصرات از صفحہ ۴

حدیثوں سے یہ باتیں لی گئی ہیں وہ بھی محل نظر ہیں۔ 'مع' اور 'من' کی بحث میں حضور انور نے بہت سی قرآنی آیات بتائیں اور مختلف حالات میں مختلف معنی سیاق و سباق سے سمجھائے۔

مفرادات راغب نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے والے منعم علیھم کے گروہ میں شامل ہونگے اور مقام اور مرتبے کے لحاظ سے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے گروہ میں شامل کئے جائیں گے۔ یعنی اس امت کا نبی، نبی کے ساتھ۔ صدیق، صدیق کے ساتھ۔ شہید، شہید کے ساتھ اور صالح، صالح کے ساتھ۔ امام راغب نے یہ معنے احمدیت سے پہلے لکھے ہیں۔ اگر امت کا نبی نہیں ہونا تھا تو ساتھ کیسے ہوگا؟۔

اسی طرح سورۃ الحدید کی آیت ۲۰ بھی حضور نے تلاوت فرمائی اور فرمایا جہاں تک ختم نبوت کا فیضان ہے وہ جاری فیضان ہے اور یہ قطعیت کے ساتھ بیان ہے۔ اس سے مفر نہیں کیونکہ اس میں خوشخبری دی گئی ہے کہ تم میں سے ایک قافلہ بنایا جائے گا جس میں یہ سب ہونگے اور پھر اس امت کا نبی یعنی مسیح موعود بھی آئے گا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک چینی عالم ملاقات کے لئے آئے اور کہنے لگے کہ میں ختم نبوت کے مسئلے سے اتفاق نہیں کرتا۔ میں نے انہیں ۴ آیات دیں اور کہا کہ آپ ان کے معنی پر غور کریں۔ تین دن کے بعد سر جھکائے ہوئے آئے اور اقرار کیا کہ اب میرے پاس کوئی چارہ نہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے بعد تابع نبوت کو جاری نہ سمجھوں۔ لیکن اس سے صداقت مسیح موعودؑ ثابت نہیں ہوتی۔ دراصل وہ اپنے مسلم علاقے میں لیڈر شپ چاہتے تھے۔ عرب وغیرہ بھی گئے۔ اور روپیہ تو حاصل کیا لیکن سعادت سے محروم رہے۔ حضور نے اس چینی عالم کو یہ آیت سنائی ﴿یا بنی اٰدمَ اِمّا یاْتِینّکُم رُسُلٌ مّنکم...... الخ﴾۔ اس آیت میں تمام بنی آدم کو مخاطب کیا گیا ہے اور جب بھی ان کے پاس کوئی آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی آیات بیان کرے اور کسی نئی شریعت کا ذکر نہ کرے اور تقویٰ سے کام لے تو ان پر کوئی خوف نہیں۔ اسی طرح میثاق النبیین والی آیت بھی آنحضرت ﷺ کے بعد امتی نبی کے آنے کو ثابت کرتی ہے۔

حضور انور نے اس سلسلے میں قرآنی آیت "وَ اِذا الرّسُلُ اُقّتت" بھی پیش فرمائی جس کے معنے یہ ہیں کہ آخری زمانے میں بروزی طور پر سب رسول ظاہر کئے جائیں گے۔ شیعوں کا بھی عقیدہ ہے کہ امام مہدی کے آنے سے تمام رسول اٹھائے جائیں گے۔ تفسیر قُمّی میں ہے: اللہ نے آدم سے لے کر آخر تک جو رسول بھیجے ہیں وہ سارے ضرور دنیا میں واپس آئیں گے۔ اور امیر المومنین مہدی کی مدد کریں گے۔ امام مہدی کے تابع تمام دنیا کے نبیوں کی قومیں کی جائیں گی تاکہ آنحضرت ﷺ کی حکومت سب پر ثابت ہو جائے۔

قرآنی آیات کے بعد حضور انور نے مشکوٰۃ سے لی گئی ایک حدیث جو حضرت حذیفہ نے روایت کی ہے پڑھ کر سنائی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے پھر وہ اسے اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذارساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہونگے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دور ہوگا تو اس سے بھی زیادہ جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ کا رحم جوش میں آجائے گا۔ اس کے بعد خلافت علی منھاج النبوۃ قائم ہوگی یعنی اس کے بعد وہ خلافت قائم ہوگی جو نبی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ پہلی خلافت تو آپؐ کی تھی کیونکہ آپؐ نبی تھے۔ اب تمام امتیں آپ کے بروز نبی کے زمانے میں اکٹھی ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج علماء نے مل کر عالمی خلافت بنانے کی سرتوڑ کوششیں کی ہیں سب فیل ہو گئی ہیں۔ اور کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ ناممکن ہے کوئی ایسا خلیفہ تجویز کریں جو ساری امت میں مقبول ہو۔ حضور انور نے فرمایا یہ پیشگوئی کھلی کھلی تھی جس کو علماء نے نظر انداز کیا اور اب نقصان دیکھ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ اتنی اہم باتیں ہیں کہ نئے لوگوں کی تربیت کے لئے ان کی تکرار کرنی ضروری ہے۔

جمعۃ المبارک، ۱۶ر جنوری ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور کے ساتھ فرانسیسی بولنے والے زائرین کے سوال و جواب کی اس محفل کا پروگرام دوبارہ براڈکاسٹ کیا گیا جو ۲۳ر جولائی ۱۹۹۷ء کو پہلی بار ریکارڈ ہوا تھا۔

(امتہ المجید چوہدری)

ایک ضروری وضاحت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۷ء (مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن جلد ۴ شمارہ ۵۱، ۱۹ر دسمبر ۱۹۹۷ء) میں حضور ایدہ اللہ نے چندہ تحریک جدید میں پاکستان کی نمایاں مالی قربانی پیش کرنے والی جن جماعتوں کے نام پڑھے تھے ان کے پڑھنے میں وصولی کے لحاظ سے مقابلے کی ترتیب پیش نظر نہیں تھی۔ یہ وضاحت اس لئے کی جارہی ہے کہ بعض جماعتیں چندہ تحریک جدید کی وصولی میں بہت آگے تھیں مگر ان کا نام اس ترتیب سے جو خطبہ میں بیان کی گئی پیچھے چلا گیا جس پر ان جماعتوں کی طرف سے وضاحتی خط ملے ہیں۔ چنانچہ اس تاثر کو دور کرنے کے لئے یہ وضاحتی نوٹ حسب ہدایت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دیا جارہا ہے کہ ناموں کی ترتیب وصولی کے اعتبار سے نہیں ہے۔ ——— (ایڈیشنل وکالت مال - لندن)

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ براہ کرم رسائل حسب ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں :

mahmud@btinternet.com

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ

حضرت مسیح موعودؑ کے ممتاز صحابی حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ ۱۸۶۲ء میں کلر سیداں (کہوٹہ ضلع راولپنڈی) کے ایک مشہور سادات خاندان میں سید باغ حسین شاہ صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ پانچ چھ سال کی عمر میں یتیم ہوگئے۔ آپؓ نے ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کیا اور رعیہ ضلع سیالکوٹ میں سرکاری ملازمت میں رہے۔ آپؓ کی شادی اپنے چچا کی صاحبزادی حضرت سیدہ سعیدۃ النساء صاحبہؓ سے ہوئی۔ دونوں میاں بیوی نہایت متقی اور پرہیزگار اور مخلوق کی بے لوث خدمت کرنے والے تھے۔

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کو ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت ملی۔ جلد ہی آپؓ کی اہلیہ نے بھی بیعت کرلی اور پھر ایک نہایت مبشر خواب دیکھنے کے بعد انہوں نے حضرت ڈاکٹر صاحبؓ پر زور دیا کہ تین مہینے کی رخصت لے کر معہ اہل و عیال قادیان جاکر رہیں۔ حضورؑ کو آپؓ کی آمد کی بہت خوشی ہوئی اور اپنے قریب کے مکان میں ٹھہرالیا اور خاص محبت سے پیش آتے رہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جب حضرت اقدسؑ باغ میں ایک چارپائی پر تشریف فرما تھے اور میں کچھ اصحاب کے ہمراہ زمین پر بوری پر بیٹھا تھا کہ اچانک حضورؑ کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا ڈاکٹر صاحب! آپ میرے پاس چارپائی پر آکر بیٹھ جائیں۔ مجھے شرم محسوس ہوئی کہ میں حضرت صاحب کے برابر ہوکر بیٹھوں۔ حضورؑ نے دوبارہ ارشاد فرمایا تو میں نے عرض کیا میں یہیں اچھا ہوں...... تیسری بار خاص طور پر حضورؑ نے فرمایا کہ آپ میری چارپائی پر آکر بیٹھ جائیں کیونکہ آپ سید ہیں اور آپ کا احترام ہم کو منظور ہے۔

جب حضرت ڈاکٹر صاحب نے بیعت کی تو حضورؑ نے آپؓ کو بار بار آنے کا ارشاد فرمایا تاکہ حضورؑ کے فیضان قلبی اور صحبت کے اثر کے پرتو سے آپؓ کی روحانی ترقیات ہوں۔ آپؓ نے رخصت نہ ملنے کا ذکر کیا تو حضورؑ نے خطوط کے ذریعے بار بار یاددہانی کرانے کا ارشاد فرمایا۔...... چنانچہ آپؓ کئی بار رخصت لے کر قادیان حاضر ہوتے رہے بلکہ اپنے بڑے بچوں کو وہیں داخل کرادیا۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کی اہلیہ کی درخواست پر ہی حضرت اقدسؑ نے عورتوں میں درس دینا شروع کیا اور پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کو بھی درس دینے کا ارشاد فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحبؓ کی بیماری میں جب کسی نے خواب دیکھا کہ ان کی شادی ہورہی ہے تو حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ایسی خواب کی تعبیر تو موت ہے لیکن بعض دفعہ اسے ظاہری رنگ میں پورا کردینے سے تعبیر ٹل جاتی ہے۔ چنانچہ حضورؑ نے حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کی اہلیہ کو، جو اتفاقاً صحن میں نظر آئیں، بلاکر فرمایا کہ اگر وہ پسند کریں تو ان کی بیٹی مریم کی شادی مبارک احمد سے کردی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی عذر نہیں لیکن اگر حضرت اقدس کچھ مہلت دیں تو میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھ لوں۔ چنانچہ جب حضرت ڈاکٹر صاحب آئے تو آپؓ کی اہلیہ نے اس رنگ میں بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں جب کوئی داخل ہوتا ہے تو بعض دفعہ اس کے ایمان کی آزمائش بھی ہوتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان کی آزمائش کرے گا تو کیا آپ پکے رہیں گے؟...... حضرت ڈاکٹر صاحبؓ نے جواب دیا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے گا اس پر انہوں نے آپکو ساری بات بتائی تو آپؓ نے کہا کہ اچھی بات ہے اگر حضور علیہ السلام کو پسند ہے تو ہمیں اس پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔...... یہ شادی ہوگئی لیکن کچھ دنوں بعد ہی حضرت مرزا مبارک احمد صاحب وفات پاگئے اور یہ لڑکی بیوہ ہوگئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کے اخلاص کو قبول فرمایا۔ چنانچہ حضرت اماں جانؓ کی روایت ہے کہ جب مبارک احمد فوت ہوگیا تو مریم بیگم بیوہ رہ گئی تو حضرت مسیح موعودؑ نے گھر میں ایک دفعہ خواہش ظاہر کی کہ لڑکی ہمارے گھر میں آئے تو اچھا ہے یعنی ہمارے بچوں میں سے کوئی اس سے شادی کرلے تو بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت سیدہ مریم بیگمؓ پھر ۷/فروری ۱۹۲۱ء کو حضرت مصلح موعودؓ کے عقد میں آئیں اور اس مبارک جوڑے کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۲۸ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ سے نوازا۔

حضرت ڈاکٹر صاحب ۱۸۹۵ء سے ۱۹۲۰ء تک رعیہ میں ملازم رہے۔ آپؓ مخلوق کے غیر معمولی ہمدرد اور بہت دعاگو بزرگ تھے۔ جب ہسپتال سے گھر تشریف لاتے تو اپنے بچوں کو فرماتے کہ آج فلاں فلاں مریض کو تکلیف ہے ان کو جاکر دباؤ۔ ان مریضوں میں مسلمان، ہندو اور سکھ سب ہی شامل تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کے کنبہ کو "بہشتی ٹبر" قرار دیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کئی بار فرمایا "آپ نے اپنی اولاد کی خوب تربیت اور پرورش کی ہے جس سے ہم کو دیکھ کر رشک آتا ہے"۔ حضرت سیدہ مہر آپا بھی حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کے فرزند حضرت سید عزیزاللہ شاہ صاحب کی دختر تھیں جو حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہؓ کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے عقد میں آئیں۔

۱۹۲۰ء میں حضرت ڈاکٹر صاحب ریٹائرڈ ہوکر مستقل طور پر قادیان آگئے اور جب تک صحت نے اجازت دی نور ہسپتال میں اعزازی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ آپؓ کی اہلیہ ۱۳/نومبر ۱۹۲۳ء کو ۵۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کی وفات ۷۵ سال کی عمر میں ۲۳/جون ۱۹۳۷ء کو ہوئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ خاص میں آپؓ کی تدفین عمل میں آئی۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ نے اپنی اولاد کے لئے ایک وصیت بھی تحریر فرمائی جو آپؓ کی پاکیزہ سیرت کی غمازی کرتی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں "ہر حالت میں چلتے پھرتے حسب فرصت دعاؤں کو طبع ثانی اور اعضاء جسمانی کی طرح اپنا شیوہ و وطیرہ اور بقاء روح کے لئے انہیں وسیلہ اور دارومدار روح سمجھنا چاہئے"۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کے بارے میں روزنامہ "الفضل" ربوہ ۴/نومبر ۹۷ء میں ایک مضمون مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

-......☆......☆......☆......-

دو خبریں

ہفت روزہ "بدر" ۳۰/اکتوبر میں شائع شدہ قومی اخبارات کی دو خبریں ہدیہ قارئین ہیں :

۱- ۷۵ برس پہلے بنی جمیعۃ علماء ہند جس کے صدر مولانا اسعد مدنی ہیں، اپنے مرکزی عہدیداران کے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی وجہ سے مکمل طور پر ٹھپ ہوکر رہ گئی ہے۔ اس سے پہلے بھی جمعیت کئی بار خلفشار کا شکار ہوچکی ہے۔ ایک بار کئی علماء نے جمعیت کے صدر پر خود غرضی اور مفاد پرستی کے الزامات لگاتے ہوئے 'ملی جمعیت علماء' کے نام سے اپنی الگ تنظیم قائم کرلی۔ دوسری بار کئی دیگر علماء نے اسعد مدنی پر اقرباء پروری اور بددیانتی کے الزامات لگاکر اپنی الگ تنظیم 'مرکزی جمعیت علماء' کے نام سے قائم کرلی۔...... اخبار کے مطابق ان لوگوں کی علیحدگی سے مولانا اسعد مدنی پر کوئی اثر نہیں پڑا بلکہ مولانا نے جرأت بلکہ صحیح معنوں میں بے شرمی اور ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے علیحدہ ہونے والوں کو ۶-۶ سال کے لئے جمعیت سے نکال دیا اور اپنے بھائی کو جنرل سیکرٹری اور بیٹے کو کاموں کا نگران بنادیا۔ لیکن اب ان چچا بھتیجا میں محاذ قائم ہے اور یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ جمعیت کا انجام کیا ہوگا۔...... کیا جمعیت علماء ہند خاندانی جاگیر ہے جو وراثت میں ملی ہو اور جس کی بندربانٹ گھر میں ہی ہوسکتی ہے؟ (بحوالہ ہند سماچار جالندھر ۹۷-۱۰-۲۱)

۲- مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری مولانا محمد عثمان سے سوال کیا گیا کہ مجلس کے پاس ایسی کونسی قوت نافذہ ہے جس کے سہارے وہ قادیانیوں سے جنگ لڑتے رہنے کی بات کرتے ہیں اور ان کو کلمہ طیبہ تک پڑھنے سے روکتے ہیں جبکہ کوئی غیرمسلم اگر کلمہ پڑھتا ہے تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہوتا......۔ مولانا نے جواب دیا کہ میں خود اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ اب کوئی نبی نہیں آنے والا...... لیکن اس معاملہ کو اس حد تک پہنچادینا کہ ٹکراؤ اور انتشار کی نوبت آجائے اور امت مسلمہ کی توجہ تعلیم اور روزگار کی طرف سے ہٹ کر ادھر لگ جائے ہرگز مناسب نہیں ہے۔ اس تحریک کی پشت پناہی جمعیت علماء ہند کررہی ہے مگر جمعیت کے ارباب کو اس کے انجام کی خبر نہیں، ہندوستان جیسے ملک میں ایسی شرانگیزیوں سے صرف نظر کرنا ہی بہتر ہے کہ خدا ہی بہتر بدلہ لینے والا اور سخت پکڑنے والا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ باطل قوتیں دیرسویر خاک ہوجاتی ہیں، یہ تو خداوند قدوس کا فیصلہ ہے کہ فتح تو حق کی ہی ہوگی۔...... لیکن گلی کوچوں میں جلسے جلوس کرکے اور عالیشان ہوٹلوں میں پریس کانفرنس کرکے وہ غلطی نہیں دوہرائی جانی چاہئے جو ملائم سنگھ، وی پی سنگھ، شاہی امام اور شہاب الدین کے پیروکاروں نے بی جے پی کے خلاف ہنگامے کرکے کی تھی۔ اس وقت بی جے پی کی صرف دو لوک سبھا سیٹیں تھیں آج ڈیڑھ سو کے قریب ہیں۔ تو دیکھا یہی گیا ہے کہ جس عنصر کی مخالفت زیادہ تڑک بھڑک کے ساتھ کی جاتی ہے وہ اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے۔ اسلئے قادیانیت کے خلاف سڑکوں پر جلسہ کرنے سے بہتر ہے کہ جمعیت علماء والے بھی وہی کام کریں جس کے سہارے قادیانی خود کو فروغ دے رہے ہیں۔ (مظفر واصف، سہارنپور، ہفت روزہ "نئی دنیا" ۲۴ تا ۳۰/جون ۹۷ء)

-......☆......☆......☆......-

ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

بہت ہی باہمت وہ لوگ ہیں جو کسی عضو سے محرومی کے باوجود اسے اپنی مجبوری نہیں بناتے اور نہ صرف یہ کہ دوسروں پر بوجھ نہیں بنتے بلکہ دوسروں کے بوجھ بھی بانٹ لیتے ہیں۔ اس کی دو مثالیں مکرمہ آنسہ حمیرا انور صاحبہ کے قلم سے ماہنامہ "مصباح" اکتوبر ۹۷ء میں شامل اشاعت ہیں۔ پہلی مثال احمد نگر نزد ربوہ سے تعلق رکھنے والی مکرمہ ناظمہ بشریٰ صاحبہ کی ہے جو پیدائشی طور پر ایک بازو سے مکمل طور پر معذور ہیں جبکہ دوسرا بازو بہت چھوٹا اور کمزور ہے اور ہاتھ کی صرف دو انگلیاں ہیں۔ انہوں نے مقامی سکول سے مڈل پاس کرنے کے بعد روزانہ بذریعہ بس ربوہ جاکر جامعہ نصرت سے گریجوایشن تک تعلیم حاصل کی۔ ہاتھوں سے معذور ہونے کی وجہ سے دائیں پاؤں سے نہایت خوشخط لکھتی ہیں۔ گزشتہ ۱۲ سال سے لجنہ اماء اللہ احمد نگر کی جنرل سیکرٹری ہیں اور تمام رپورٹیں وغیرہ پاؤں سے ہی تحریر کرتی ہیں۔ دس سال سے بے شمار بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک ناظرہ اور باترجمہ پڑھارہی ہیں۔ ان کی ہمت کی داد دینی پڑتی ہے جب یہ معلوم ہو کہ وہ اپنی معذوری کے باوجود کپڑے دھولیتی ہیں، گھر کی صفائی کرلیتی ہیں، نلکا چلاکر پانی بھرلیتی ہیں، چارپائیاں اور ان پر بستر بچھالیتی ہیں۔

ایک ایسی ہی بہن سعیدہ فخر صاحبہ ہیں جن کے ہاتھ پاؤں ۳ سال کی عمر میں ٹائیفائیڈ کی وجہ سے ٹیڑھے ہوگئے۔ انہوں نے میٹرک کیا اور پھر مختلف نصابی کتب پڑھنے کے ساتھ ساتھ ادارہ بحالی معذوران لاہور سے منسلک ہوکر پاؤں والی مشین سے کپڑوں کی سلائی کرنا، کرسیاں بننا، سویٹر بننا اور کئی دوسرے ہنر سیکھے۔ نیز بے شمار لڑکیاں ان سے تعلیمی معاونت لے چکی ہیں اور قریباً ۳۵ بچے جن میں نصف غیراز جماعت ہیں ان کے پاس قرآن کریم پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔

-......☆......☆......☆......-

محترم پروفیسر محمد عثمان صدیقی صاحب

اٹلی اور مغربی افریقہ کے سابق مبلغ سلسلہ محترم پروفیسر محمد عثمان صدیقی صاحب ۸/اگست ۹۷ء کو ۷۸ سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔ آپکے بھائی مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب آپکا ذکر خیر کرتے ہوئے روزنامہ "الفضل" ۱۱/نومبر ۹۷ء میں رقمطراز ہیں کہ بیشمار احباب و خواتین نے مرحوم سے قرآن شریف ناظرہ اور باترجمہ سیکھا۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں حدیث کے استاد بھی رہے اور مسجد اقصیٰ میں نماز ظہر کے بعد درس سے قبل ایک سیپارہ صحیح تلفظ سے پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ دارالبرکات کی مسجد میں درس بھی دیا کرتے۔ قادیان سے اٹلی اور مغربی افریقہ تبلیغ کیلئے گئے اور تقسیم ہند کے بعد واپس آئے۔ آپ اسلامیات اور عربی میں ایم۔اے تھے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ، گھٹیالیاں کالج اور جامعہ نصرت ربوہ میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اپنے محلّہ کے صدر بھی رہے۔ اردو، انگریزی، عربی پر عبور تھا۔ نہایت عالم فاضل مگر سادہ درویش صفت انسان تھے۔ جب تک آپکے والدین زندہ تھے تو آپ روزانہ لمبا فاصلہ پیدل طے کرکے ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے۔

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

30/1/98 - 5/2/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or fax +44 181 874 8344

Friday 30th January 1998
1 Shawwal

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 11
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - 1998 - Fazl Mosque UK (R)
03.15 Urdu Class
04.15 Eid Milan - Children's Programme
05.00 Homoeopathy Class with Huzoor(R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner : Eid Show, Heaven House Public School, Rabwah
07.00 Pushto Programme, Eid Show, Host: Razia Bashir
08.00 Bazm-e-Moshaira
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Eid Greetings in various languages by Nasirat (Switzerland)
10.30 LIVE EID SERMON by Huzoor, from Islamabad, UK - 1998
11.30 Variety Show
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, LIVE from Islamabad, UK
13.30 Bengali Programme
14.00 Eid Milan - Eid ul Fitr 1998 - A Programme from Pakistan, Host: Zanubia Hussain, Hibat-ur-Rauf
15.00 Eid Sermon By Huzoor (R)
16.00 Eid Programme from Kababir
17.00 Friday Sermon by Huzoor (R)
17.30 Handicraft Exhibition
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class
19.30 German Service: 1) MTA Special 'Eid' 2) Nazm
20.30 Eid Milan - Eid ul Fitr 1998 - A Programme from Pakistan
21.30 Eid Sermon (R)
22.30 Moshaira Eid Milan by Nasirat & Atfal
23.00 Friday Sermon by Huzoor (R)
22.45 Variety Programme

Saturday 31st January 1998
2 Shawwal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Eid Programme from Kababir - (R)
02.00 Eid Sermon Rec 30.1.98(R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Computers For Everyone -Part 44
05.00 Friday Sermon Rec 30.1.98
5.30 Moshaira Eid Milan by Nasirat & Atfal
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Saraiki Programme - Moshaira
08.00 Variety Programme
08.45 Liqaa Ma'al Arab
09.45 Urdu Class
10.45 MTA Variety: Eid Milan Show - Children's Programme
12.00 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Indonesian Hour: 1) Tilawat 2) Dars Malfoozat 3) Quiz 4)Balinese Poem
14.00 Bengali Programme
15.00 Children's Mulaqat with Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Arabic Programme: Eid Programme from Kababir
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class (N)
19.30 German Service: 1) Eid Special 2) Eid Special, Hamburg
20.30 Aap Ka Khat Mila with Naseer Shah Sahib and Mubarak Zafar Sahib
21.00 Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, Rec 23.11.97, organised by Majlis Ansarullah, UK
22.15 Children's Mulaqat with Huzoor
23.25 Learning Chinese

Sunday 1st February 1998
3 Shawwal

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner: Bhadal zila'a Sialkot
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 Canadian Horizon
03.00 Urdu Class
04.00 Learning Chinese
04.30 Hikayat-e-Shereen
05.00 Children's Mulaqat with Huzoor
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner: Bhadal zila'a Sialkot
07.00 Friday Sermon By Huzoor - Rec 30.1.98
07.30 Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, Rec 23.11.97, organised by Majlis Ansarullah, Rabwah-
09.00 Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Aap Ka Khat Mila with Naseer Shah Sahib and Mubarak Zafar Sahib
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
15.00 Mulaqat with Huzoor with English speaking friends
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Albanian Programme
18.05 Tilawat ,Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class (N)
19.30 German Service: 1) Nazm 2)Kinder Stellen vor 3) Al Maida 4) Kinder sendung 5) Nazm
20.30 Children's Corner - Eid Show, Punjabi
21.00 Swedish Desk:
21.30 Quiz: Audio Video
22.00 Dars-ul-Quran (No. 1) (Jan 1997) By Huzoor- Fazl Mosque , London
23.25 Learning Chinese

Monday 2nd February 1998
4 Shawwal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner: Eid Show
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Aap Ka khat Mila with Naseer Shah Sahib and Mubarak Zafar Sahib
02.30 Speech 'Mazhabi Eiza Rasani Tarekhe a'alum ke hawale say' by Abdur Rehman Advocate
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese (R)
05.00 Mulaqat With Huzoor with English Speaking friends(R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner: Eid Show (R)
07.00 Dars-ul-Quran (No. 1) (Jan 1997) By Huzoor, Fazl Mosque, London
08.30 Quiz : Audio Video
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Sports: Kabadi - Semi Final - Lahore Vs Rabwah
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Turkish Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class
19.30 German Service:
20.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
21.00 Prog from Switzerland
21.30 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.00 Homoeopathy Class With Huzoor
23.25 Learning Norwegian

Tuesday 3rd February 1998
5 Shawwal

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Sports: Kabadi - Semi Final - Lahore Vs Rabwah
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Norwegian (R)
05.00 Homoeopathy Class With Huzoor
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Pushto Programme
08.00 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Medical Matters: Part 1 - Medical Facilities in Rabwah (Fazl-e-Omar Hospital), Research and Narration by Dr M Shahnawaz Rasheed of London
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning French
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
15.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor (N)
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Norwegian Programme
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
18.30 Urdu Class (N)
19.30 German Service:
20.30 Children's Corner :Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 12
21.00 Prog from Belgium
21.30 Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor (R)
23.00 Hikayat-e-Shereen (N)
23.25 Learning French.

Wednesday 4th February 1998
6 Shawwal

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
00.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No 12
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Medical Matters: Medical Facilities in Rabwah (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning French
04.30 Hikayat-e-Shereen
05.00 Tarjumatul Quran Class (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.30 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No 12
07.00 Swahili Programme
08.00 Around The Globe -Hamari Kaenat
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class
11.00 Roshni Da Safar
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Turkish
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
15.00 Mulaqat with Hazoor (R)
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 French Programme
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
18.30 Urdu Class
19.30 German Service
20.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor Children's Corner
21.00 Al Maidah - Podeena Gosht
21.15 Perahan - 'Bathroom Set' Presented by Lajna Imaillah Bahawalnagar
22.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor
22.00 Learning Turkish

Thursday 5th February 1998
7 Shawwal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Prog from Canada
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Turkish
04.30 Arabic Programme
05.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R)
07.00 Sindhi Programme: 1) Exhibition - Commentary by Dr M Arshad Maiman 2) Quiz Lajna on 'Hayate Tayaba'
08.00 Al Maidah: Podeena Gosht
08.15 Perahan - 'Bathroom Set'
08.55 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class
11.00 Quiz - History of Ahmadiyyat
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Dutch
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Russian Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
18.30 Urdu Class
19.30 German Service
20.30 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No 13
21.00 Bazm-e-Moshaira
22.00 Homoeopathy Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.25 Learning Dutch

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (0181) 870 8517

Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, January 30, 1998 No. 5

سال ۱۹۹۷ء

پاکستانی دانشوروں اور اخبارات کی نظرمیں

(رشید احمد چوہدری)

آفتوں کا سال

۱۹۹۷ء کا سال پاکستان کے لئے آفتوں کا سال ثابت ہوا۔ پچھلے سال کی نسبت جرائم کا گراف بہت بڑھ گیا۔ امسال ۷۲۵ سے زیادہ قتل ہوئے جبکہ گزشتہ سال ۴۸۵ افراد قتل ہوئے تھے۔(نیشن ویکلی۔ ۲/ جنوری ۹۸ء)

عوام پر بھاری سال

سال ۱۹۹۷ء پاکستانی عوام کے لئے بھاری ثابت ہوا۔ معیشت کو ۲ کھرب روپے کا نقصان ہوا۔ مزید ۱۳ لاکھ افراد بے روزگار ہوگئے جس سے بے روزگاروں کی تعداد ۷۰ لاکھ سے تجاوز کرگئی۔(نیشن ویکلی۔ ۲/ جنوری ۹۸ء)

انسانی محرومیوں کا سال

آج پاکستان انسانی محرومیوں کی منہ بولتی تصویر بن چکا ہے جس میں دو تہائی بالغ افراد ناخواندہ ہیں۔ ۱۷ ملین بچے سکول جانے سے محروم ہیں جبکہ ۱۲ ملین بچے غربت کی وجہ سے فیکٹریوں اور گلیوں میں صرف ۴ روپے روزانہ کی اُجرت کرنے پر مجبور ہیں۔ جس کے لئے انہیں ۱۲ سے ۱۶ گھنٹے روزانہ محنت کرنی پڑتی ہے۔(ڈاکٹر محبوب الحق، سابق وفاقی وزیر خزانہ۔ بحوالہ نیشن ویکلی ۲/ جنوری ۹۸ء)

کرپشن اور منافقت کا سال

آج کا پاکستان اسلامی ریاست نہیں ہے۔ یہ ایک پاور سٹیٹ ہے جس میں احترام آدمیت اور سچ کی کوئی قدر نہیں۔ کسی کے حقوق کا خیال نہیں کیا جاتا۔ منافقت اور کرپشن ہمارے خون کا حصہ بن چکے ہیں۔ ارکان اسمبلی کی اکثریت شراب پیتی ہے۔ ہم بطور قوم دوہرے معیار کا شکار ہیں۔ ایک طرف شراب پیتے ہیں اور دوسری طرف اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

(ڈاکٹر جاوید اقبال ، نیشن ویکلی ۲/جنوری ۹۸ء)

قتل، اغواء اور گینگ ریپ کا سال

۱۹۹۷ء جرائم کے اعتبار سے بدترین سال ثابت ہوا ہے کیونکہ اسی سال اکتوبر تک دو لاکھ اکسٹھ ہزار ایک سو چار (۲۶۱۱۰۴) ایف آئی آر درج کی گئیں۔ جبکہ ۱۹۹۶ء میں رپورٹ کئے جانے والے جرائم کی تعداد چوبیس ہزار چھ سو اڑسٹھ (۲۴۶۶۸) تھی اور ۱۹۹۵ء میں رپورٹ کئے جانے والے جرائم کی تعداد چھبیس ہزار دو صد چوہتر (۲۶۲۷۴) اور ۱۹۹۴ء میں ان جرائم کی تعداد پچیس ہزار تریسٹھ (۲۵۰۶۳) تھی ۹۷ء میں اغواء کی چھ سو اکیاون (۶۵۱) وارداتیں ہوئیں۔

۱۹۹۷ء میں خواتین کے ساتھ زیادتی کی وارداتوں میں ۴۰ فیصد اضافہ ہوا۔ گینگ ریپ کی وارداتوں میں رواں سال کے دوران اڑھائی گنا اضافہ ہوا۔(رپورٹ عمران یعقوب خان۔ جنگ سنڈے میگزین ۲۱/ دسمبر ۹۷ء)

ڈکیتی کا سال۔ کارچوروں کا سال

۱۹۹۷ء میں ڈکیتی کی وارداتوں میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔ اس سال کو کارچوروں کا سال بھی کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس کے دوران گاڑی چھیننے کی وارداتوں میں تشویشناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔(عمران یعقوب خان۔ جنگ سنڈے میگزین ۲۱/دسمبر ۹۷ء)

فرقہ واریت کا بدترین سال

سپیشل برانچ کی ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۹۷ء فرقہ وارانہ دہشت گردی کی بھینٹ چڑھنے والوں کی تعداد کے اعتبار سے بدترین سال ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ صرف پنجاب میں گزشتہ دس سالوں میں فرقہ وارانہ دہشت گردی کے باعث ۵۹۴۔ افراد مارے گئے جبکہ ۱۲۰۷۔ واقعات میں ۲۳۶۶۔ افراد زخمی ہوئے۔ (نیوز انٹرنیشنل لاہور، ۱۰/ اکتوبر ۱۹۹۷ء)۔ اس کے بالمقابل صرف ۱۹۹۷ء میں ۹۷۔ واقعات ہوئے جن میں ۲۰۰۔ افراد ہلاک اور ۱۷۵۔ زخمی ہوئے اور ۸ مساجد پر حملے کئے گئے۔(جنگ لندن ۲/ جنوری ۱۹۹۸ء)

منشیات کی سمگلنگ کا سال

اینٹی نارکوٹکس فورس نے ۱۹۹۷ء کے دوران منشیات کے ۱۰۰ سمگلر گرفتار کئے۔ ۳۲۔ افراد کے ۹۷ کروڑ کے اثاثے ضبط کر لئے گئے۔ ان پر یہ اثاثے منشیات کی سمگلنگ سے بنانے کا الزام ہے۔ اس عرصہ میں فورس نے منشیات کی سمگلنگ کے ۱۷۲ مقدمے درج کئے۔

۱۲۸۰ کلوگرام ہیروئن، ۲۰۳۲ کلوگرام چرس اور ۲۷۸ کلوگرام افیون برآمد ہوئی۔ ان کی مالیت اربوں روپے تھی۔ (جنگ لندن ۲/ جنوری ۱۹۹۸ء)

سپورٹس میں ناکامیوں کا سال

۱۹۹۷ء پاکستان سپورٹس کے لحاظ سے ناکامیوں کا سال ثابت ہوا۔

(رپورٹ امتیاز سپرا۔ جنگ لندن ۲/ جنوری ۹۸ء)

مایوسیوں کا سال

۱۹۹۷ء کا سال اقتصادی بدحالی، امن وامان کی مخدوش صورت حال، اقتدار کے کھیل کا اتار چڑھاؤ اور عدلیہ کا بحران جیسے واقعات عوام کے ذہنوں میں بیم ورجائی کیفیت پیدا کرتے رہے۔ گولڈن جوبلی کا یہ سال قوم کے لئے کسی خوشی کا پیغام ثابت نہیں ہوا۔

امن وامان کی مخدوش صورت حال سے اس سال بھی قوم مایوس رہی۔ ملک میں فرقہ وارانہ جھگڑے خصوصاً پنجاب میں جاری رہے۔ اور ۲۹۰ قیمتی انسانی جانیں ان میں ضائع ہوگئیں۔

سندھ میں ۴۹۰ سے زیادہ ایسے افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جن کی موت کا پس منظر سیاسی تھا۔ دہشت گردی کے ان واقعات کے نتیجہ میں کراچی کو دنیا کے پانچویں خطرناک ترین شہر جیسی بدنامی ملی۔(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲/جنوری ۱۹۹۸ء تحریر ڈاکٹر ملیحہ لودھی)

اقتصادی بدحالی کا سال

ندیم ملک صاحب پاکستان کی اقتصادی صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ریونیو میں معتدبہ حد تک کمی، ملکی ایکسپورٹ میں ناکافی بڑھوتی، فارن ایکسچینج کی گرتی ہوئی صورت، انڈسٹریل سیکٹر کی طرف سے مثبت ردعمل کا فقدان، اور پبلک سیکٹر میں قرضوں کی واپسی کے سلسلہ میں بحران کی سی صورت نے پاکستان کی اقتصادیات کو ایک نہ ختم ہونے والے برائی کے چکر میں مبتلا کررکھا ہے جہاں ہر سیکٹر پورے سسٹم کو سست رفتار بنا رہا ہے اور مستقبل قریب میں بہتری کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔

(نیوز انٹرنیشنل لندن ۳۱/ دسمبر ۱۹۹۷ء)

۱۹۹۷ء میں پاکستان معاشی، اقتصادی اور زرعی امور میں برصغیر کے ممالک میں سب سے پیچھے رہ گیا

☆......۱۹۶۰ء کی دہائی میں پاکستان علاقہ بھر میں ایک قابل تقلید نمونہ تھا۔ مگر ۱۹۹۷ء میں یہ ملک اکثر معاشی اور اقتصادی امور میں برصغیر کے دیگر ممالک میں سب سے پیچھے رہ گیا ہے۔ اخبار دی نیوز کے سروے کے مطابق پاکستان کی جی۔ ڈی۔ پی بڑھوتی کا تناسب گزشتہ سال ۳ء۱ فیصد رہا جبکہ اس کے مقابل پر سری لنکا کا ۳ء۸ فیصد اور بنگلہ دیش کا ۴ء۷ فیصد اور بھارت کا ۶ء۸ فیصد رہا۔

☆......پاکستان کی ایکسپورٹ بجائے بڑھنے کے گزشتہ سال کم ہو گئی جبکہ بھارت کی ایکسپورٹ ۳۲ء۸ بلین ڈالر سے ۳۵ء۹ بلین ڈالر، سری لنکا کی ۳ء۹ بلین ڈالر سے بڑھ کر ۴ء۳ بلین ڈالر اور بنگلہ دیش کی ۳ء۸ بلین ڈالر سے بڑھ کر ۴ بلین ڈالر ہوگئی۔

☆......پاکستان میں افراط زر کی شرح بھی گزشتہ سال ان ممالک سے زیادہ رہی۔ پاکستان میں اس کی شرح ۱۰ء۳ رہی جبکہ سری لنکا میں ۷ء۲ اور بنگلہ دیش میں ۶ء۱ فیصد اور بھارت میں ۵ء۵ فیصد رہی۔

☆......سوشل سیکٹر کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ گزشتہ سال پاکستان میں نوزائیدہ بچوں کی اموات کا تناسب ۸۸ فی ہزار رہا جو برصغیر کے دیگر ممالک میں سب سے زیادہ ہے۔ بنگلہ دیش میں یہ تناسب ۸۵ فی ہزار، بھارت میں ۷۵ فی ہزار اور سری لنکا میں ۱۴ فی ہزار رہا۔

☆......گزشتہ سال پاکستان میں خواندگی کا تناسب بھی برصغیر کے دیگر ممالک سے کم رہا۔ پاکستان میں خواندگی کا تناسب ۳۷ء۲ فیصد، بنگلہ دیش میں ۳۸ء۶ فیصد اور بھارت میں ۵۲ء۳ فیصد اور سری لنکا میں یہ تناسب ۹۰ فیصد رہا۔

☆......زرعی سیکٹر میں بھی گزشتہ سال پاکستان ان ممالک میں سب سے پیچھے رہ گیا۔ اس طرح جبکہ پاکستان میں کل زیر کاشت رقبہ کل رقبہ کا ۲۸ فیصد تھا، بنگلہ دیش میں زیر کاشت رقبہ کل رقبے کا ۷۴ فیصد تھا۔ بھارت میں یہ رقبہ کل رقبے کا ۵۷ فیصد تھا اور سری لنکا میں زیر کاشت رقبہ کل رقبے کا ۲۹ فیصد تھا۔

(دی نیوز انٹرنیشنل لندن۔ ۲۱/ جنوری ۱۹۹۸ء)

بحرانوں کا سال

آج پاکستان اپنی تاریخ کے بدترین سیاسی، اقتصادی، معاشی، آئینی اور عدالتی بحران سے دوچار ہے اور اس بحران کی واحد اور حقیقی وجہ آئین میں پائے جانے والے سقم، ابہام، اشکال اور امتیازی پن ہے۔ مگر کسی بھی منتخب اسمبلی اور حکمران نے ان آئینی ابہام پر توجہ نہ دی اور اس کی بنیادی وجہ یہی رہی ہے کہ اس ابہام کی بنیاد پر ہر حکمران نے اپنی مرضی اور منفعت کی تشریحات حاصل کر کے اپنے عرصہ اقتدار کو طول دیا اور آمریت کو استحکام بخشا۔(مہارت ویکلی لاہور، ۶/ جنوری ۹۸ء۔ تحریر عبدالقدوس رانا)

اے پئے تکفیر ما بستہ کمر ۔۔۔ خانہ اَت ویراں تو در فکرِ دِگر
صد ہزاراں کفر در جانت نہاں ۔۔۔ رُو چہ نالی بہرِ کفرِ دیگراں
خیز و اوّل خویشتن را کن درست ۔۔۔ نکتہ چیں راچشم مے باید نخست
لعنتی گر لعنتے بر ما کند ۔۔۔ اُو نہ بر ما ، خویش را رسوا کند
لعنتِ اہلِ جفا آساں بود ۔۔۔ لعنت آں باشد کہ از رحماں بود

ترجمہ:

لاکھوں کفر تو تیری اپنی ہی جان میں چھپے ہوئے ہیں۔ دُور ہو تُو اوروں کے کفر پر کیا روتا ہے اٹھ، اور پہلے اپنے تئیں ٹھیک کر۔ خود نکتہ چین کی اپنی آنکھ پہلے درست ہونی چاہئے کوئی مرزُود اگر ہم پر لعنت کرے تو وہ لعنت ہم پر نہیں پڑتی بلکہ وہ اپنے تئیں بدنام کرتا ہے ظالموں کی لعنت ملامت کا برداشت کرنا آسان ہے۔ اصل لعنت تو وہ ہے جو رحمان کی طرف سے آتی ہے

(درثمین فارسی)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَّ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔